

**Vol. II
No. 14**



***Monday,
28th September, 1953***

**HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES
Official Report**

**PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN
QUESTIONS AND ANSWERS**

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, 28th September 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock

[Mr. Speaker in the Chair.]

Questions and Answers

(See Part I)

Business of the House

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ (ایا گورنر)۔ مسٹر اسپیکر۔ ٹینسی کے ساتھ میں اسٹنڈنس پیش کرنے کے لئے جو وقت دیا گیا ہے ہمارا تجربہ ہے کہ اس وقت میں اسٹنڈنس نہیں دئے جا سکتے۔ وہ ملازس جن میں اسٹنڈنس دئے گئے ہیں وہ تین چار روز میں آئینگے لہذا ۵ اکتوبر تک اسٹنڈنس کے لئے وقت بڑھا دیا جائے تو مناسب ہے یا اگر یہ اجازت دیجاسکتی ہے تو دیجائے کہ جیسے جیسے جو کلازس آتے جائیں ان میں اسٹنڈنس کے لئے دو دن دئے جائیں۔

مسٹر اسپیکر۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو پیش ہوئے بہت دن ہو چکے ہیں اور کافی وقت مل چکا ہے اس کے بعد میں نے کہا تھا کہ یہ مسئلہ ۲۵ تاریخ کو لیا جائیگا لیکن اس میں پیر اضافہ ہو گیا اور ۲۸ تاریخ کو لینا طے پایا۔ امکے باوجود پیر اب یہ کہا جاتا ہے کہ اور مزید سہلت ملانی چاہئے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ اس حد تک درست ہو سکتا ہے۔ یہ چیز آفس کے لئے بھی دشواری کا باعث ہوگی۔ نیزکہ جو اسٹنڈنس آتے ہیں انکو اسکروٹینائز (Scrutinise) کرنے کا موقع آفس کو ملنا چاہئے۔ قطعی فیصلہ تو میں نہیں کرتا لیکن سہات دہنے کے میں خلاف ہوں۔ البتہ خاص صورتوں میں اگر ضرورت ہو تو اس وقت دیکھا جائیگا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ چونکہ مسلسل ذمے بلس ہاؤس میں پیش ہوتے رہتے ہیں اس لئے سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی چٹیاں بین کرنے ہوئے اسٹنڈنس پیش کرنے کے لئے فرصت کا وقت نہیں ملتا ہے۔ حکومت کے خاص طریقوں کی وجہ سے یہ مجبوری پیش آتی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ لیکن یہ رپورٹ تو بہت پہلے سے ہی دی گئی ہے اس رپورٹ کے متعلق ایسا نہیں کہا جا سکتا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ ہاؤس کے کام کو نہ روکتے ہوئے جتنا وقت دیا جاسکتا ہے دیا جائے تو مناسب ہے میرا یہ سجیشن (Suggestion) ہے۔

شری اناجی راؤ گوانے (برہمنی) اس میں تکیف یہ ہرگی کہ ہم نے ایک امینڈمنٹ دیا اور اس کے لحاظ سے دوسرے امینڈمنٹس پیش کئے گئے اور فرض کیجئے کہ پہلا امینڈمنٹ جو ہم نے دیا تھا وہ پاس نہیں ہوا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے امینڈمنٹس جو اس پہلے امینڈمنٹ کے مد نظر پیش کئے گئے تھے بیکار ہو جائیں گے اسی صورت میں کیا ہوگا؟ پھر ہر کوئی معذرت نہ کرے، چنانچہ لینڈ ایمریٹمنٹ بل (Land Improve-ment Bill) کے وقت یہی یہی ہوا۔ میں نے ایک پروپوزل کے تحت ایک امینڈمنٹ دیا وہ منسلک نہ ہوا تو میں دوبارہ دینا چاہتا تھا کہ نہ دے سکوں۔ حال کے طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ میں فیملی ہولڈنگ کا منال آتا ہے۔ اگر اس میں ہم ایک پروپوزل کے تحت کچھ امینڈمنٹس لائیں اور اگر وہ امینڈمنٹس منظور نہ ہوں تو بعد کے سب امینڈمنٹس جو اس امینڈمنٹ کو ملحوظ رکھ کر لائے گئے تھے غلط ہو جائیں گے۔ اس لحاظ سے.....

مسٹر اسپیکر - آپ امینڈمنٹ پر امینڈمنٹ بھی تو لاسکتے ہیں۔

شری اناجی راؤ گوانے۔ لیکن اس میں انکونسیٹنسی (Inconsistency) پیدا ہو جاتی ہے۔ فرض کیا جائے کہ ہم فیملی ہولڈنگ کے بیس پر امینڈمنٹ کر سکتے ہیں لیکن اگر انکم (Income) یا ریونیو بیس (Revenue basis) پر امینڈمنٹ پیش ہو تو سابقہ امینڈمنٹ غلط ہو جاتا ہے۔

چیف منسٹر (شری بی۔ رام کشن راؤ) آپ آئرنیٹو (Alternative) امینڈمنٹ پیش کر سکتے ہیں۔ اگر ایک آئرنیٹو ممبر ایک بیس پر امینڈمنٹ دین تو دوسرے آئرنیٹو ممبر دوسرے بیس (Basis) پر امینڈمنٹ پیش کر سکتے ہیں۔

شری جی۔ راجہ رام (آرمور)۔ ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ گورنمنٹ کی جانب سے وقتاً فوقتاً کون سے امینڈمنٹس پیش ہوتے ہیں۔ بعض وقت تبدیلی کی جا کر دین وقت پر گورنمنٹ کی جانب سے امینڈمنٹس پیش ہوتے ہیں اور ہم اس کا تصفیہ نہیں کر سکتے کہ آیا یہ امینڈمنٹ قبول کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔

آئی. گوپیڈی گنگارےڈی :— (فیملی-آرم)

ہمہ جو بیل تکسیم کیے گئے ہیں اُس میں کھڈنڈ کھڈنڈ کا لفظ جیستمال کیا گیا ہے اور اُسی نام سے ہم نے اپنے امینڈمنٹ دیے ہیں۔ جیسی نام سے ہم نے ترمیم دی ہے۔ تو اس نام سے ہم نے جو امینڈمنٹ دیے ہیں اُس کا کیا ہوگا؟

مسٹر اسپیکر - اس کا جو قانونی اثر ہوگا وہ ہوگا۔

Shall we now take up the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill or shall we complete the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill? I don't think, we will be able to complete the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill by 5 O'clock today, So, we shall take up the Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill.

Shri G. Rajaram : Sir, it would be better if we finish the Abkari (Amendment) Bill today, and we can have general discussion over the Tenancy Bill tomorrow, so that we can sit continuously over that Bill.

مسٹر اسپیکر .. آپ غور کیجئے ۔ ایک طرف کہا جاتا ہے کہ اس بل کے لئے زیادہ وقت ملنا چاہئے ۔ میں اس کو تسلیم کرتا ہوں ۔ چنانچہ گزشتہ مرتبہ میں نے یہی کہا تھا ۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ آج کی پل لے لیا جائے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ٹینسی بل پر ڈسکن کے لئے جیلٹ لگا گئی ہے وہ ختم ہو جائیگی ۔ اس وجہ سے آج آٹھ بجے تک ٹینسی بل پر جنرل ڈسکن ختم کر دیا جائے ۔ کل سے اسٹنڈسٹس لئے ہائیڈرو ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیسپانڈے۔ کن نان آنشیل ڈے (Non-official day)

مسٹر اسپیکر۔۔۔ کل سے مراد نیکسٹ آفیشل ورکنگ ڈے (Next official working day) ہے۔۔۔ نان آفیشل ڈے تو تہذیبیل نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ اس وجہ سے آئٹم نمبر (۲)۔۔۔

Shri V. D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, the Leader of the House was trying to throw some light on this issue. Personally, I feel that one day will not be enough for general discussion. We will be interested to know what the Leader of the House feels in this regard.

Mr. Speaker: Has the Chief Minister got anything to say?

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I just wanted to draw your attention to the fact that

Mr. Speaker : Why not in Hindi ?

ٹہری بی رام کشن راؤ - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہاؤس انکر بسند کرے اور سنیہ جب بھی جیت دیں تو نان آفیشیل ڈسے کی بجائے پوزر کے ساتھ جاسکتا ہے۔ اور آج اور مل ٹینڈی بل پر جنرل ڈسکن ہو سکتا ہے۔ اسی صورت میں ہم ملتے ہو گے۔ اگر ایسا نہ ہو اور جنرل ڈسکن بھی پویا نہ ہو کہے تو پتھر میسرے لئے بھی وقت رہے گی۔ چیک کریں ۳ تاریخ کریمات نہیں رہننگ - وائس کے بعد شائد جاردن نے تعینات بھی ہیں۔

مسٹر اسپیکر - چار دن کی تعذیلات یہاں ہیں ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ہم از ہم تین دن ہنگے لیکن میں نے بتا ہے کہ اس
ہاؤس کے سی۔ بی۔ اے۔ دلرجاب کے پاس دیکھات پیش کی ہے۔ فرسٹ ایلٹیور کو
ہاؤس کام نہ کرے۔ اگر یہ دیکھات منظور ہوتو پھر چار دن کے تعطیلات ہونگے۔

مسٹر اسپیکر - گورنمنٹ کے پاس بھی تو درخواست دی گئی ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - کیا حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فرسٹ اکتوبر کو پبلک ہالی ڈے (Public holiday) ڈیکلیر (Declare) کیا جائے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ - گورنمنٹ نے تصفیہ نہیں کیا ہے ۔ اور اسکے علاوہ ہاؤز کا کام جو ریگریٹ ہوتا ہے وہ عالی جناب اسپیکر صاحب کے حکم سے ہوتا ہے ۔ گورنمنٹ کا تصفیہ اس کے لئے بائڈنگ (Binding) نہیں ہے ۔ اگر فرسٹ اکتوبر کو کام بند رکھا جاتا ہے تو چار دن ہو جاتے ہیں ۔ بہر حال تین دن تو ہوتے ہی ہیں ۔ اس وجہ سے میں اس کے لئے دو آئرنٹیز مسجسٹ کرتا ہوں ۔ اگر جنرل ڈسکشن کنٹینیو (Continue) رکھا جاتا ہے تو پھر نان آفیشیل ڈے ۔ ۳۔ کو رکھا جائے اور جیسا کہ عالیجناب کا ارادہ ہے ٹینسی بل پر ڈسکشن ختم کیا جائے گا ۔ ورنہ میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آج آبکاری امینڈمنٹ بل لے لیا جائے اور بعد میں ٹینسی بل پر ڈسکشن وقفہ آؤٹ ہو (Without break) جاری رکھا جائے اسکے علاوہ آج آدھ گھنٹے کے لئے بزنس کمیٹی (Business Committee) بھی بلائی جائے تو مناسب ہے تا کہ فیوچر کا پروگرام طے ہو سکے ۔ لہذا ۳۔ ستمبر کو نان آفیشیل ڈے رکھا جائے تو جنرل ڈسکشن ختم کر لیا جاسکتا ہے ۔ اگر ہاؤز اس پر راضی ہو تو ایسا ہو سکتا ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - چونکہ بعض آنربل ممبرس ۳۔ تاریخ کو کنٹرول چاہتے ہیں اس لئے ۳۔ تاریخ کو نان آفیشیل ڈے رکھا جائے تو اس پر ڈسکشن نہیں ہو سکے گا ۔ اس وجہ سے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ آج آبکاری بل لیا جاسکتا ہے اور بزنس کمیٹی میں اس کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے ۔

مسٹر اسپیکر - میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے اس میں کوئی عذر نہیں ہے ۔ لیکن بعد میں میں یہ شکایت قبول نہیں کر سکتا کہ ہم کو کافی سہلت نہیں ملی ۔ پرسوں کا دن اور آج کا دن میں ٹینسی بل کے لئے دینا چاہتا تھا ۔ لیکن اگر ہاؤس کی یہ رائے نہ ہو تو میں بچے نہیں کر سکتا ۔ خیر ہم آبکاری ایکٹ سے متعلق امینڈمنٹ بل ختم کر لینے کے بعد میں دیکھینگے کہ بزنس کمیٹی کیا فیصلہ کرتی ہے ۔

L.A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari
(Amendment) Bill, 1953.

منسٹر فار ایکسائز، فارینس، کسٹمز اینڈ ریونیو (شری کے ۔ وی۔ رنگا ریڈی)

منسٹر اسپیکر - سز دفعہ ۱۳ (الف) اور ۱۳ (ب) میں جو ترمیمات پیش کی گئی ہیں ان کے

متعلق بعض معزز ممبران نے تقریری کی ہیں ۔ میں دفعہ ۱۳ (الف) اور ۱۳ (ب) کے

مضمون پڑھ کر سنا نے والا تھا کہ وقت ختم ہو گیا۔ ان دفعات کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہو گیا کہ کسی پٹہ دار یا قولدار پر ذمہ داری اوس وقت عائد ہوتی ہے جبکہ تراضی والے کا پٹہ نہ ملے۔ جب تراضی والے کا پٹہ مل جاتا ہے تو پٹہ دار اور قولدار پر ذمہ داری نہیں آتی۔ (ب) میں جہاں رقم حق مالکانہ تحصیل میں جمع کرنے کے لئے احکام ہیں اوس میں یہ توضیح ترمیم کے طور پر پیش کی گئی ہے کہ زر مالگزاری میں یہ رقم مجرا دینا چاہئے۔ یہ توضیح اس میں اضافہ نہیں کی جاسکتی۔ جو رقم پٹہ دار کو ملتی ہے اس میں صرف پٹہ دار کا ہی حق نہیں ہوتا بلکہ مختلف حصہ داروں کا بھی ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ درخت خود رو ہیں یا کسی کے لگائے ہوئے ہیں۔ اگر درخت خود رو ہیں تو دو ٹکٹ حصہ قولدار کو ملتا ہے اور ایک ٹکٹ حصہ پٹہ دار کو ملتا ہے۔ پٹہ دار کے شکریندار یا حصہ دار ہوں تو ان کو بنیاد حصہ رملی حصہ ملتا ہے خواہ درخت خود رو ہوں یا نصب کردہ۔ اس لئے کسی پٹہ دار کو ایسی رقم مالگزاری میں مجرا دینے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق تختہ جات مرتب کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آیا درخت خود رو ہیں یا لگائے ہوئے ہیں۔ اس پٹہ دار کے تحت حصہ دار یا شکریندار ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ پزیر معلوم کرنی پڑتی ہیں اور ان کے معنوم ہونے کے بعد ہی اس کا تعین ہو سکتا ہے کہ کس کو کتنی رقم دیکھنا چاہئے۔ اگر مالگزاری کی رقم میں مجرا دینے کے الفاظ قبول نہ لائے جائیں تو پھر پٹہ دار کے شکریندار اور حصہ دار محرم ہو جائیں گے۔ اس واسطے یہ ترمیم قبول نہیں کی جاسکتی۔ اس ترمیم کے سلسلہ میں متعدد پزیر بھی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہا گیا کہ موجودہ حکمران ملک کو برپاد کر رہی ہے۔ یہ حکومت مجبور حکومت ہے۔ آبکاری کے سبب عہدہ دار رشوت لے رہے ہیں۔ ایک صاحب نے یہ بھی کہا کہ ”آبکاری اندھیری“ اور ”مالگزاری عمرگزاری“ ہے۔ ایک صاحب نے یہ کہا کہ آبکاری کے منسٹر صاحب کو دیہات کا تجربہ نہیں ہے۔ اسلئے قانون آبکاری میں ایسی ترمیمات لائی گئی ہیں۔ ایک اور صاحب نے کہا کہ ضمانت بھی لیجتی ہے جب ٹری ٹیکس کی رقم پیشگی وصول کرتے ہیں تو پھر اس دفعہ میں اس ترمیم کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک دوسرے آفریل ممبر نے فرمایا کہ باوجودیکہ قولداروں کو عام نہیں ہوتا مگر زبردستی حکومت ان سے ٹری ٹیکس وصول کرتی ہے جو ظلم ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ ہر مشن میں آبکاری ایکٹ میں ترمیمات لائی جاتی ہیں اسلئے ایسی ترمیمات کی اجازت نہ ہونی چاہئے وغیرہ۔ لیکن جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ منظور کرنی چاہئے یا نہ کرنی چاہئے ان کے بیانات اس امر سے متعلق نہیں ہیں بلکہ ہاؤز کو متاثر کرنے کے لئے یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ اسلئے ان چیزوں کا جواب دینے کی ضرورت ہوگی۔ آبکاری کے انسپکٹران کے متعلقہ خاص طور پر ہر تاپ ریڈی صاحب سب انسپکٹر کا نام لیکر کہا گیا کہ وہ رشوت لینے کے عادی ہیں اسلئے اس قسم کی ترمیمات سے انسپکٹران آبکاری کو رشوت لینے کا موقع ملتا ہے۔ اس کے متعلق میں اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ ہمارے آفریل ممبران میں سے ایک صاحب

نے اس متعلق شکایت کی میں نے اس کی تحقیقات کے متعلق حکم دیا کہ آنریبل ممبر کو اطلاع دیکر ان کے مقابلہ میں تحقیقات کی جائے۔ لیکن جب تحقیقات کے لئے عہدہ دار مقام پر گئے تو باوجود اطلاع کے اس تحقیقات میں حصہ لینے سے انکار کیا گیا۔ اسکے بعد حتی الاکان میں نے کوشش کی کہ ان شکایتوں کی اصابت معلوم کی جائے۔ لیکن میری کوشش کے باوجود کوئی شہادت پرتاپ ریڈی کے خلاف نہیں ملی۔ اس پر میں نے ہوم منسٹر صاحب کو لکھا کہ یہ شخص خطرناک عہدہ دار بیان کیا جاتا ہے اس لئے خفیہ سے اسکی تحقیقات کرائی جائے۔ خفیہ سے رپورٹ آئی کہ انکے مقابلہ میں کوئی شہادت نہیں ملی۔ بغیر کسی شہادت کے ہم کسی شخص کو سزا نہیں دے سکتے۔ اس وجہ سے انکے خلاف جو کارروائی تھی وہ ختم کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کو کچھ مغالطہ ہوا ہے۔ ان کا تحقیقات کے وقت ہی ورننگل سے تبادلہ کر دیا گیا اور اب شاید وہ بوب نگر رینج پر ہیں۔

اس بل کے متعلق ایک چیز یہ کہی گئی ہے کہ موجودہ حکومت ملک کو برباد کر رہی ہے اور یہ ترمیم کاشتکاروں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے۔ میں یہ نہیں نہنا چاہتا تھا لیکن اسکے جواب میں مہنے پر مجبور ہوں نہ کونسی حکومت ملک کو برباد کر رہی ہے۔ سب جانتے ہیں نہ اخباروں میں تلنگانہ میں دو ہزار دیہات پر ایک حکومت قائم ہونے کی خبر شائع ہوئی تھی۔ اگر چیکہ وہ حقیقت میں قائم نہیں ہوئی لیکن وہاں ایک دھشت پھیلی ہوئی تھی۔ قتل و خرابی اور غارتگری کا ایک چپا ہوا تھا۔ کوئی شخص امن کے ساتھ اپنے مکان میں نہیں رہ سکتا تھا۔ اگر وہ حکومت قائم رہتی تو کیا ہوتا معلوم نہیں۔ یہ تو موجودہ حکومت ہی کا نتیجہ ہے نہ تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں آرام کی زندگی لیتے ہیں اور ہمارے آنریبل ممبرس تو ایوان میں اطمینان سے بیٹھکر حکومت پر نکتہ چینی کرنے کا موقع ملا ہے۔ اسکے باوجود یہ کہنا کہ موجودہ حکومت برباد کر رہی ہے حقیقت کے خلاف ہے۔ میں تو یہ نہیں کہتا کہ موجودہ حکومت کی بدولت ہی ملک میں امن قائم ہے اور موجودہ حکومت کی بدولت ہی ترقی ہو رہی ہے۔ میں آنریبل ممبرس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دفعہ ۱۳ الف اور ب میں وہ کونسی چیز ہے جس سے ملک برباد ہوتا ہے۔ اس میں تو یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر نوئی بلا نمبر اندازی کے تحت تراشے تو ہم ٹری ٹیکس (Tree Tax) وصول کرینگے۔ قولدار اور بیٹے دار کو درخت تراشے جانے کی اطلاع نہ ہو تو بیٹے دار یا قولدار سے رقم وصول نہیں کی جائیگی۔ تراشنے کی ساڑھے چار مہینے کی مدت ہے۔ اس مدت میں وہ اطلاع دے تو اس پر نوئی ذمہ داری نہیں رہتی۔ بیٹے دار کو فی روپیہ چار آنے ملتے ہیں اور سرکار کو ۱۲ آنے۔ اور اگر ۱۰ آنے ۸ پائی قولدار کو ملتے ہیں تو بیٹے دار کو ۷ آنے ۳ پائی ملتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا آنریبل منسٹر اور زیادہ وقت لینگے ؟

شہ ی کے - وی - رنگاریڈی - مجھے تمام مباحث کا جواب دینا ہے -

مسٹر اسپیکر - اب ۴ بجکر ۳۵ منٹ ہوئے ہیں - ہم پندرہ - ۱۵ - ۱۶ منٹ کے -

The House then adjourned for recess till Five Minutes Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Five Minutes Past Five of the Clock.

[Mr. Deputy Speaker in the Chair].

(As there was no quorum the Deputy Speaker the bell was rung once again.)

Mr. Deputy Speaker : Shri Rangareddy, Minister for Excise.

Shri M. Buchiah (Sirpur) : There is no quorum even now Sir.

Shri V. D. Deshpande : The hon. Minister has just completed the quorum.

Mr. Deputy Speaker : There is quorum ; we shall proceed with the discussion.

L.A. Bili No. XIX of 1954, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953

شری کے - وی - رنگاریڈی - مسٹر اسپیکر - دفعہ ۱۳ الف اور ب میں جو ترمیم پیش کی گئی تھی اسکے متعلق میں عرض کر رہا تھا اس میں بہت سی چیزیں ایسی کہی گئی ہیں جنکا ترمیم سے کوئی تعلق نہیں ہے اسلئے میں انکا جواب دینا غیر ضروری سمجھتا ہوں - ان دفعات کے جو اثرات ہونگے وہ بیان کر کے میں اپنی تقریر ختم کردیتا ہوں - اس سے پہلے بنی میں نے کہا ہے کہ پٹہ دار یا کاشتکار پر اسکا کوئی مضر اثر پڑنے والا نہیں ہے - اگر وہ لاعلم ہوں تو بھی ان پر کوئی اثر نہیں پڑیگا -

دفعہ ۱۳ ب کی رو سے رقم خزانہ میں داخل کرنے کا حکم دیا گیا ہے خواہ رقم کتنی ہی خفیف ہو یا ٹیپر - اسکی تائید میں بحث کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ ایک دو جھاڑوں کی رقم کے لئے بھی تحصیل میں پیروی کی زحمت اٹھانی پڑیگی اور خراجہ اصل رقم سے بھی بڑھ جائیگا - ان تمام چیزوں کو پیش نظر رکھکر ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ صد فیصد رقم انہیں ملے - کیونکہ منہ ۱۳۶۱ ف کی شکایتوں سے اندازہ کیا گیا ہے کہ

۱۔ فیصد رقم انکو مل سکی۔ اس انتظام کے لحاظ سے فیس منی آرڈر منہا کرنے کے بعد باقی روپیے مل سکیں گے۔ اسلئے میں ہاؤز سے اپیل کرتا ہوں کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اسکو قبول کر لیا جائے اور جن آنریبل ممبرس نے ترمیمات پیش کی ہیں وہ ان سے مستبردار ہو جائیں۔

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendments to Clause 14 to vote. The question is :

“ That for section 13-A proposed to be inserted by Clause 14 of the Bill the following be substituted namely :

“ When sendhi-yielding abkari trees are tapped without licence, the tax due shall be recoverable from the lessee.”

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That at the end of sub-section (2) of section 13-B proposed to be inserted by clause 14 of the Bill, add the following proviso, namely :

“ Provided that if the owner or/and any other person having interest in the land may get the deposit credited to the revenue assessment due on the said land, and if in this respect a share of a tenant on the land is so credited, he shall be entitled to deduct the sum so credited from the rent payable by him to the owner of the land.”

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ The Clause 14 stand part of the Bill ”

The motion was adopted.

Clause 14 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That Clauses 15 to 17 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clauses 15 to 17 were added to the Bill

Clause 18

Shri J. Anand Rao (Sirsilla-General) : I beg to move :

“ That sub-section (2) of section 19-A to be inserted by Clause 18 of the Bill be omitted.”

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved :

“ That sub-section (2) of section 19-A proposed to be inserted by Clause 18 of the Bill be omitted.”

* شری جے۔ آنندراؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میں نے جو ترمیم لائی ہے وہ دفعہ ۱۹ (اے) سے متعلق ہے۔ اس دفعہ کے سب سکشن کو حذف کرنے کے لئے میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے۔ دفعہ ۱۹ کے لحاظ سے ان اشخاص کے لئے جو مخصوص جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں خاص سزائیں مقرر کی گئی ہیں جو پرانے ایکٹ کی دفعات ۳۱-۳۲ اور ۳۳ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جہب کبھی ان دفعات کے تحت ارتکاب جرم ہوتا انکے خاطیوں کے لئے سخت سے سخت سزا تجویز کی جاتی ہے۔ جیسے سرکاری آبکاری کا درخت کاٹا جائے یا سیندھی یا شراب ناجائز طور پر رکھے یا فروخت کرے تو ایسے شخص کو بلا حکم نامے کے گرفتار کر سکتے ہیں اور انہیں چھ ماہ کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بدلتی سے شراب میں کوئی اور چیز ملا کر دھوکہ سے فروخت کرے تو اسکو بھی پانسو روپیہ جرمانہ اور تین ماہ قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اسی طرح دفعہ ۳۴ کے تحت کانٹینسلی (Consciously) جو شراب ناجائز طور پر برآمد کی گئی ہے یا قبضہ میں ہو یا خریدی جائے تو اسکے متعلق بھی سزا دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ایسی صورت میں خاطی کو ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے مختصر طور پر یہ کہ جو شخص بھی جنکا میں نے تذکرہ کیا ہے کسی جرم کا ارتکاب کرے تو بلا حکم نامہ کے اسے گرفتار کرنے کا اختیار حاکم مجاز کو دیا گیا ہے اور وہ عدالت کے سامنے پیش ہونے پر چمکلہ یا ضمانت پر رہا ہو سکتا ہے۔ اسکے علاوہ بھٹی ہو یا بار برداری ہو تو اسکی تلاشی لینے کے بھی اختیارات حاکم مجاز کو (جو بھی مقرر کیا گیا ہو) دئے گئے ہیں۔ اس طرح خاص خاص پابندیوں کی خاص خاص صورتیں مقرر کر دی گئی ہیں لیکن اسکے باوجود دفعہ ۱۹ (اے) کا جو اضافہ کیا جا رہا ہے اس سے سزا میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ دفعہ ۱۹ (اے) میں اس حد تک اضافہ سے مجھے انکار نہیں ہے کہ (۱۹-اے) جو بڑھایا گیا ہے اس سے تو میں متفق ہوں۔ لیکن اسکے بعد ۱۹-اے میں سکشن (۲) جو بڑھایا گیا ہے اسکے تحت گورنمنٹ کو یہ اختیار ہے کہ ناجائز شراب سیندھی یا منشی اشیاء کی درآمد میں جو بندی بیل گاڑی گھوڑا استعمال ہوتے ہیں انہیں بھی ضبط کر لے۔ اس طرح سزا لامتناہی بن جاتی ہے۔ میں آنریبل منسٹر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ سزاؤں کو اسقدر بڑھانے کی کیوں ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سکشن ۱۹ کے تحت جو سزائیں دی جاتی ہیں وہ کافی ہیں۔ کوئی شخص اسقدر بیچتا تو نہیں ہوتا کہ ضمانت اور چمکلہ پر چھوٹنے کے بعد جرمانہ یا قید کی سزا بیگتے کے بعد بھی ایسے اعمال کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دفعات کے تحت بعض مخصوص لوگوں کو یا کسی خاص طبقے والوں کو لایا جائیگا۔ اسلئے میں کہوں گا کہ جو سکشن بڑھایا

جا رہا ہے میں اسکی مخالفت کرتا ہوں۔ میں آنریبل منسٹر سے اسید کرتا ہوں کہ وہ اسکی تشریح کریں گے۔ میں پرا تھنا کرتا ہوں کہ وہ یہ ترمیم واپس لیں۔

* شری کے۔ وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور)۔ اسپیکر سر۔ اس سے پہلے بھی میں گذشتہ میٹنگ میں عرض کیا تھا کہ آنریبل منسٹر آبکاری کسی قدر جلد بازی کے ساتھ ہر مسکن میں اپنے صیغہ سے متعلق کچھ نہ کچھ ترمیمات لانے کا شوق رکھتے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ امینڈمنٹ پیش کرتے وقت یہ دیکھنے کی زحمت گوارہ تک نہیں کی جاتی کہ آیا وہ امینڈمنٹ ان آرڈر ہے یا نہیں۔ اسکی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ دفعہ ۳۹ کی موجودگی میں دفعہ ۳۹۔ اے کے بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آنریبل ممبرس کو یاد ہوگا کہ دوسرے مشن میں ایک ایکٹ کے ذریعہ دفعہ ۳۹ کی ترمیم کی گئی تھی۔ اسکی باوجود ۱۹۔ اے بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جو غیر ضروری مہمل اور بے معنی ہے۔

وجہ یہ ہے کہ ”مکھی کی مہکی۔ میرے بھائی نے لکھی“۔ مدراس میں جیسا ہے ویسا ہی رکھ دئے۔ اس نقل میں غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ نقل کرنے میں ایک آدہ جگہ لفظی فرق رکھا گیا ہے۔ سنہ ۵۲ ع کے دوسرے مشن میں ۳۹ الف کی ترمیم پیش کی گئی۔ دفعہ ۳۹ میں ترمیم پیش کی گئی۔ سابقہ دفعہ ۳۹ کو حذف کر کے ایک دفعہ ۳۹ وضع کیا گیا۔ وہ یہ ہے کہ

Section 39 (1): Where an offence punishable under this Act is proved to have been committed, the liquor, intoxicating drug,

اب سیندھی کا لفظ اضافہ ہوا ہے۔

mowha flowers, still, utensils, implements or apparatus in respect or by means of which an offence has been committed shall be liable to confiscation by order of the Court,

(2) Any receptacle package or covering in which any of the articles, liable to confiscation under sub-section (1) is found and the other contents, if any of such receptacle, package or covering, and the animals carts vessels lorries or other conveyances used in carrying any such articles shall likewise be liable to confiscation by order of the Court.”

یہاں کچھ الفاظ کا فرق ہے۔ اسپرٹ میں کوئی فرق نہیں ہوا ہے۔ دفعہ ۳۹ پر کئی مباحث ہونے کے بعد آنریبل منسٹر کی جانب سے دوپراویٹو بڑھائے گئے تھے۔ جو یہ ہیں :-

“ Provided that no such animal, cart, vessel, lorry or other conveyance shall be confiscated if the owner thereof satisfied the Court that he has exercised due care in preventing the commission of the offence.”

اسکے بعد ضمن (۲) یہ ہے جو اضافہ کیا گیا تھا ۔

“ Provided that no order has been passed by a Court in respect of such article, or no case for trial of an offence in respect thereof has been instituted in any Court.”

سکشن ۳۹ میں اب ترمیم پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اس مسئلے میں بیل بندی سواری ضبط کرنے میں کس قدر انصاف یا نا انصافی ہے میں ان مباحث میں نہیں جانا چاہتا ۔ صرف یہ کہہوں گا کہ یہ دونوں دفعات میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ ذرا فٹنگ کرنے والے نے محض اسلئے کہ وہ مدراس کے ایکٹ میں ہے یہاں رکھ دیا اور نہر طرفہ یہ کہ جو پراویزو اتنے بحث و مباحثہ کے بعد یہاں بڑھائے گئے تھے وہ ندارد ہیں ۔ اگر وہ رکھے جاتے تو ہم سمجھتے کہ نقل بھی کئے ہیں تو عقل کے ماتھے کئے ہیں ۔ یہ بحث کی جاسکتی ہے کہ ورڈ ” اکسائیزبل آرٹیکل “، سیندھی کو کور (Cover) نہیں کرتا اسلئے لایا گیا ہے لیکن سکشن (۱۹) اس کے ضمن (۲) کے پراویزو کو دین ملاحظہ میں لاتا ہوں ۔

“ Provided that if the article seized is sendhi or wash which is liable to speedy and natural decay.....”

یہاں اکسائیزبل آرٹیکل میں سیندھی بھی داخل ہے ۔ میں آنریبل منسٹر سے ادباً استدعا کروں گا کہ وہ ۱۹ ۔ الف کو حذف کریں ۔ ورنہ ایوان کے ۱۷۵ ممبرس نے جو قانون یہاں بنایا ہے وہ بیکار متصور ہوگا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اسکو ملحوظ رکھیں گے ۔ اگر آپ ایزہاواٹ ۔ نوزہاواٹ (Ayes have it—Noes have it) کے ذریعہ بل پاس کرائیں تو یہ کوئی ٹھیک بات نہوگی ۔ یہاں یہ چیز کہی جاتی ہے کہ بیل بندی لینے یا ضبط کرنے کا جو اختیار ہے ۱۹ ۔ کے لحاظ سے ۔ کوئی نیک نیتی ثابت کرنے کی گنجائش نہیں ہے ۔ ۳۹ میں اسکو بعض سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ دونوں دفعات میں جو تکرار آگئی ہے اسکو عدالتوں کی صوابدید پر چھوڑ دینا کہ وہ جو چاہیں تعبیر کریں یہ ٹھیک نہیں ۔ اس سلسلے میں آنریبل منسٹر سے عرض کروں گا کہ دفعہ ۱۹ (الف) کو حذف کرنے کی جو ترمیم لائی گئی ہے اسکو قبول کریں ۔ اور اس دفعہ کو نکال دیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اسپیکر ۔ دفعہ ۱۹ (الف) کے ضمن (۲) کو حذف کرنے کے لئے جو ترمیم آئی ہے اس سلسلے میں میرے لائق دوست اس کو تو تسلیم کرتے ہیں کہ ۳۹ میں جو احکام مدون کئے گئے ہیں وہ تو قائم رہیں گے ۔ چنانچہ انکے متعلق کوئی ترمیم بھی پیش نہیں کی گئی ہے ۔.....

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ میں ۱۹ کو حذف کرنے سے متعلق کہہ رہا تھا ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ میں ۳۹ کے بارے میں کہہ رہا ہوں ۔ وہ تو اپنی جگہ قائم ہے جس میں بار برداری کو ضبط کرنے کا حکم ہے ۔ دفعہ ۳۹ قائم رہتا ہے

تو ۱۹ کا رہنا بھی لازمی ہے۔ دونوں دفعات ایک ہی نوعیت کے اشیاء کو ضبط کرنے کے تعلق ہیں۔ لیکن ۱۹ اس صورت میں متعلق ہوتا ہے جبکہ انسپکٹر کو جرم کی اطلاع ہوتی ہے۔ وہ اسکو ضبط کر کے اعلیٰ عہدہ دار آبکاری کے پاس پیش کرتا ہے۔ اگر خلاف ورزی ثابت نہو تو اعلیٰ عہدہ دار چھوڑ دیتا ہے۔ ۳۹ میں یہ ہے کہ جب کارروائی عدالت میں پیش ہو تو وہاں ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ انسپکٹر جو کارروائی کرتا ہے وہ ابتدائی نوعیت کی ہے۔ اور انہیں جرم میں دخل دینے کا اختیار نہیں۔ یہاں جو قانون کا نقص تھا اسکو رفع کرنے کے لئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے۔ اس ترمیم کی رو سے عہدہ داران آبکاری کو کوئی نئے اختیارات حاصل نہیں ہو رہے ہیں۔ میں ان دفعات کو پڑھکر سناتا ہوں۔ سابقہ دفعہ ۱۹ یہ ہے کہ :-

”اگر کوئی عہدہ دار آبکاری کو توالیہ الغزازی یا کروڑ گیری یا کوئی شخص اجازت یافتہ کسی عام گزرگاہ یا کھلے مقام پر کسی شخص کو کسی جرم متذکرہ دفعات ۳۱ و ۳۲ کا مرتکب پائے تو وہ اس کو بلا حصول حکم نامہ گرفتاری مع اس شراب یا گلمہوہ کے جو اس وقت اسکے قبضہ میں ہو گرفتار کر سکیگا۔“

یہ عہدہ داران آبکاری کو مجرموں کی گرفتاری کے سلسلے میں اختیارات دئے گئے ہیں۔ دفعہ ۳۹ کے ذریعہ ایسے مال یا بار براری کی چیزوں کو ضبط کرنے کا اختیار عدالت کو بھی دیا گیا ہے۔ اور ضبط کرنے کے قابل ہے یا نہیں یہ جانچ کرنے کا اختیار عہدہ داران آبکاری کو دیا گیا ہے۔ عہدہ داران آبکاری ضبط تو کر سکتے ہیں لیکن ہراج نہیں کر سکتے۔ وہ عدالت میں بھیجتے ہیں۔ اعلیٰ عہدہ دار کے پاس وہ شے کس طرح جائیگی۔ عدالت میں کیسے پیش ہوگی۔ ابتدا میں کون اسکو گرفتار کر کے پانچامہ کریگا۔ اور یہ دیکھیگا کہ آیا وہ قابل ضبطی ہے یا نہیں۔ ایسی صورت میں دفعہ ۱۹ لاگو ہوتا ہے۔ دفعہ (۱۹) الف۔ (۱) یہ ہے۔

”جب کبھی اس قانون کے تحت قابل سزا کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے تو وہ قابل محصول اشیاء مال۔ مسالہ آلہ کشید ظروف اوزار یا سامان وغیرہ جنکی بابت یا جنکے ذریعہ ایسے جرم کا ارتکاب ہوا ہے قابل ضبطی ہونگے۔“

جن دو اجزاء کو حذف کرنے کی ترمیم آپ نے لائی ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ”وہ قابل محصول اشیاء مال۔ مسالہ آلہ کشید ظروف۔ اوزار یا سامان وغیرہ جنکی بابت یا جن کے ذریعہ ایسے جرم کا ارتکاب ہوا ہے قابل ضبطی ہونگے“، اور جزو (۲) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ”جائز طور پر درآمد یا نقل و ارسال کی ہوئی یا بنائی ہوئی کوئی قابل محصول شے جو کسی ایسے قابل محصول شے کے ساتھ یا اس کے ماسوا قبضہ میں ہو یا فروخت کی جائے جو ضمن (۱) کے تحت قابل ضبطی ہو اور وہ برتن۔ گٹھری اور غلاف جس میں اوپر ذکر کی ہوئی کوئی ایسی قابل محصول شے۔ مال مسالہ۔ آلہ کشید۔ ظروف۔ اوزار یا سامان ہو یا پایا جائے اور اس برتن یا گٹھری کی جن میں وہ ہوں یا

پائی جائیں دیگر مشمولات اور وہ جانور - ہنڈیاں - مرکب تری - بیڑا - لاریاں یا کوئی دیگر سواریاں جو ان کی بار برداری میں استعمال کی جائیں اسی طرح قابل ضبطی ہونگی۔ اس کے ساتھ دفعہ ۹ - قانون آبکاری سنہ ۱۳۱۶ء پڑھا جائے تو مضاب صاف ہو جائیگا۔

شری کے - وینکٹ رام راؤ - کیا دفعہ ۳۹ میں بھی انسپکٹر کارروائی کرتا ہے -

شری کے - وی - رنگاریڈی - انسپکٹر کی کارروائی سے متعلق نہیں ہے - دفعہ ۳۹ کے ضمن ۲ میں ترمیم ہوئی ہے ضمن (۱) یہ ہے -

”جب کوئی جرم متذکرہ قانون ہذا ثابت ہو تو وہ شراب یا منشی شے یا گلسہوہ اور بھٹی اور آلات ظروف جو اس جرم سے تعلق رکھتے ہوں ضبط کر لئے جائیں گے۔“
یا عدالت میں جرم ثابت ہونے کے بعد ضبط کر لئے جائیں گے - ضمن (۲) میں بتایا گیا ہے کہ ”اگر کوئی شے متذکرہ ضمن (۱) دستیاب ہو لیکن اس کے متعلق کسی جرم کا ارتکاب ثابت نہ ہو تو اس کے متعلق تعلقدار حکم مناسب صادر کریگا۔“

اسی قانون کی دفعہ ۱۹ (الف) کے تحت ملزمین گرفتار کئے جاتے ہیں - اور دفعہ ۱۹ (ب) کے تحت وہ اشیا جس کے ذریعہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے - اگر جرم تعلقدار کی دانست میں ایسا ہو کہ عدالت میں پیش کئے جانے کے لائق ہے تو وہ عدالت میں پیش کرنے کا مجاز ہوگا - ویسی صورت میں عدالت مجاز ہوگی کہ اشیا کو ضبط کرے -

دفعہ ۱۹ کو خارج کرنے کی جو ترمیم آئی ہے میں کہوں گا کہ بالکل بے محل ہے - اس ترمیم کو نہ رکھا جائے تو قانون بالکل مبہم ہو جائیگا - یہ ترمیم اس لئے پیش کی گئی ہے کہ جو اہام اس وقت قانون میں موجود ہے اس کو رفع کیا جائے - پہلے تو یہ کہ تعلقدار کے پاس وہ اشیا جائیں جو قابل ضبطی ہیں - تو وہ اسکا مجاز ہے کہ اگر ضرورت نہ سمجھے تو ان اشیا کو واگذاشت کر دے - دفعہ ۱۹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ”اگر کوئی عہدہ دار آبکاری - کوتوالی - مالگزاری یا کروڑ گیری یا کوئی شخص اجازت یافتہ کسی عام گزرگاہ یا کھلے مقام پر کسی شخص کو کسی جرم متذکرہ دفعات ۳۱ - ۳۲ - ۳۴ کا مرتکب پائے تو وہ اس کو بلا حصول حکمنامہ گرفتاری معہ اس شراب یا گلسہوہ کے جو اس وقت اس کے قبضہ میں ہو گرفتار کر سکے گا اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ”ہر شخص جو حسب دفعہ ہذا گرفتار کیا جائے عدالت یا عہدہ دار باز کے رویہ حاضر کیا جائیگا، اس کو تعلقدار کے پاس پیش کیا جائے گا اور اگر تعلقدار عدالت میں پیش کرنے کی ضرورت محسوس کرے تو پیش کریگا - یہ بھی کہا گیا کہ مجھے ترمیمات کے پیش کرنے کا شوق ہے اس لئے میں بار بار قانون آبکاری میں ترمیمات لاتا ہوں - بات یہ ہے کہ مجھے شوق نہیں ہے بلکہ

آپ ہی نے خود اسکا اظہار کیا تھا۔ آپ ہی نے اصرار کیا تھا۔ آپ ہی نے کہا تھا کہ قانون آبکاری ایک ردی قانون ہے۔ اس میں کافی تبدیلیوں کی ضرورت ہے اسلئے میں اس ضرورت کی تکمیل کرنے کے لئے یہ ترمیم لایا ہوں جسکا میں نے خود بھی آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ سشن میں مکمل قانون پیش کرونگا۔ آپ نے سلکٹ کمیٹی میں بھیجے کی استدعا کی تھی۔ وہ چیز ریکارڈ میں موجود ہے اگر آپکو یاد نہیں ہے تو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اسکو میں کیا کروں کہ آپ کہتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں۔ میں از خود ترمیمات پیش کرنے کا شوقین نہیں ہوں۔ آپکا یہ کہنا بجائے خود غلط ہے۔ معمولی عقل سلیم رکھنے والے سمجھتے ہیں کہ دفعہ ۱۹ ال ب اور دفعہ ۳۹ قانون آبکاری ایسی دفعات ہیں جنکی ایک دوسرے کے بغیر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ یہ لازم و ملزوم دفعات ہیں۔ آپ ہی کے ارشاد کی میں نے تعمیل کی اور یہ ترمیم پیش کی ہے۔ میں معزز ممبر سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنی ترمیم واپس لیں۔ صحیح طریقہ پر کام چلانے کے لئے جو ترمیم میں نے لائی ہے وہ ضروری ہے اسکو قبول فرمائیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ کیا اسکو ووٹ پر رکھا جائے۔

شری جے۔ آندر او۔ جی ہاں ووٹ پر رکھا جائے۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That sub-section (2) of section 19-A proposed to be inserted by Clause 18 of the Bill be omitted.”

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That Clause 18 stand part of the Bill.”

The motion was adopted,

Clause 18 was added to the Bill.

Clauses 19 to 25

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That Clausess 19 to 25 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clauses 19 to 25 were added to the Bill.

Clause 26.

Shri B. D. Deshmukh (Bhokardan-General): I beg to move :

(a) " That in line 4 of section 30 proposed to be substituted by Clause 26 of the Bill, between the words 'liquor' and 'is' the following words, namely—

'or sendhi '

be inserted."

(b) " At the end of section 30 proposed to be substituted by clause 26 of the Bill, the following new sub-clause, namely

'(2) The lessee shall be entitled for remission of the tax payable by him for the period for which the shop remains closed.'

be added."

(c) " Consequentially section 30 be renumbered as section 30 (1) "

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

* **شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ**۔ مسٹر اسپیکر۔ میری ترمیم حالیہ مرمہ قانون آبکاری کی دفعہ ۳۰ کے سلسلہ میں ہے جو بہت واضح اور صاف ترمیم ہے۔ آنریبل منسٹر یعنی موور آف دی ہل نے انسداد نقض امن کے سلسلہ میں جو دفعہ (۳۰) تھی وہ جدید دفعہ کی صورت میں یہاں لاگو کی ہے۔ دفعہ (۳۰) میں بتایا گیا ہے کہ " نقض امن کے انسداد کے لئے عدالت یا تعلقدار کسی دکان کو جہاں شراب فروخت کی جاتی ہو ایک مناسب مدت کے لئے بند کرنے کا حکم صادر کر سکتے گا، " یہی اختیار بللہ اور سکندر آباد میں کمشنر پولیس کو حاصل ہے۔ وہاں شراب کی دکان کا ذکر ہے کہ اسکو بند کرنے کا حکم جاری کر سکتے ہیں۔ میں اس دفعہ کو مزید تقویت پہنچانے کے لئے یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ " لکر، " (Liquor) کا جہاں ذکر ہے اسکے ساتھ ساتھ " سیندھی، " کا بھی اضافہ فرمایا جائے۔ یہی میری ترمیم ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب حکومت سختی کے ساتھ کوئی امتناعی حکم صادر کرتی ہے اور اس حکم کے نتیجے میں کسی کا مالی نقصان ہوتا ہے تو ایسی صورت میں چاہے کسی

خاص شخص کا نقصان ہوتا ہو یا عام اشخاص کا جس کسی پر ناجائز بار عائد ہوتا ہو تو اس کے بار کو کم کرنے کے لئے میں نے ایک دوسرا پراویژو پیش کیا ہے اور ایک ترمیم لائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے حکومت سیندھی یا شراب کی دکان کو بند کرنے کا حکم صادر کرے تو اس کے لئے لازم ہوگا کہ گتہ دار یا اوس شراب کے دکاندار یا سیندھی کے دکاندار کو وہ ٹیکس اون ایام کی بابتہ معاف کر دے جو وہ ادا کرتا ہے۔ جب دکاندار کی بکری سرکاری حکم کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے اور اس کو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے تو کم از کم وہ ٹیکس یا بیٹھک جو ان ایام کی حد تک سرکار لیتی ہے معاف ہونا چاہئے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ اس حکم کی بنا پر بکری بند ہونے سے جو نقصان اوس دکاندار کو ہوتا ہے وہ بھی اوسے ملنا چاہئے لیکن آجکل کے حالات کے لحاظ سے یہ چیز ممکن نہیں ہے تو کم از کم بیٹھک وصول نہیں کرنا چاہئے۔ جبکہ حکومت خود اس کی دکان بند کر رہی ہے وہ بلا وجہ پریشان و زیر بار ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں جب تک اس کی دکان بند رہے بیٹھک یا معاوضہ نہیں لیا جانا چاہئے۔ دوسرا پراویژو ”سی“ جو ہے وہ کانسی کوئینشل (Consequential) امینڈمنٹ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر یعنی موور آف دی بل میرے اس امینڈمنٹ کو واجبی سمجھتے ہوئے قبول فرمائیں گے۔ اگر ان کا یہ ادعا ہے کہ قانون میں کوئی نقص نہ رہے تو مجھے امید ہے کہ وہ ضرور اس امینڈمنٹ کو قبول کریں گے۔

* شری کے۔ رام ریڈی۔ (نلگنڈہ۔ عام) مسٹر اسپیکر۔ کلارز ۲۶ میں جو امینڈمنٹ آیا ہے وہ نہایت موزوں امینڈمنٹ ہے۔ جہاں بریچ آف پیس (Breach of peace) کا اندیشہ ہو تو کمشنر پولیس کو دکانات کے بند کرنے کا اختیار ہے اس ممکن میں صرف وہ ”لیکر“ (Liquor) کا تذکرہ کیا گیا ہے ”سیندھی“ نہیں ہے اس لئے یہاں اس لفظ کو لایا گیا ہے۔ یہی کہہنا تھا کہ جہاں بریچ آف پیس کا امکان ہو اس مقام پر ”لیکر“ (Liquor) کے علاوہ اگر سیندھی کی دکان بھی ہو تو وہ بھی بند ہونی چاہئے۔ دوسری ترمیم جو ہے وہ یہ ہے کہ جب حکومت کے حکم سے دکان بند کی جا رہی ہے تو جس زمانے میں دکان بند رہتی ہے اوس زمانے کا معاوضہ دکاندار کو ملنا چاہئے اگر یہ ممکن نہیں ہے تو کم از کم اوس زمانے میں بیٹھک کی رقم یا جو ٹیکس دکاندار سے گورنمنٹ لیتی ہے وہ نہیں لینا چاہئے۔ یہ پراویژن (Provision) اس قانون میں نہیں تھا اس لئے یہ امینڈمنٹ پیش کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ منسٹر صاحب متعلقہ اس کو قبول کریں گے۔ یہ نہ تصور کیا جائے کہ یہ امینڈمنٹ ٹریڈری بنچس سے نہیں آئی ہے بلکہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے لہذا قابل قبول نہیں ہے۔ بلا لحاظ اس کے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اس امینڈمنٹ پر غور فرمائیں گے اور اس کو قبول فرمائیں گے۔

شری کے - وی رنگاریڈی - مسٹر اسپیکر - اس دفعہ میں دو ترمیمیں لائی گئی ہیں کہ ایک تو یہ کہ اس میں الفاظ ”سینڈھی“ کا اضافہ کیا جائے - دوسرے یہ کہ بندہ شدہ زمانہ کا معاوضہ دیا جائے - پہلی ترمیم تو شائد اصل قانون آبکاری کے نہ دیکھنے کی وجہ سے پیش کی گئی ہے - قانون آبکاری کے تحت لکر (Liquor) میں سینڈھی بھی داخل ہے میں نے اس سلسلہ میں کوئی ترمیم پیش نہیں کی - قانون آبکاری میں بعض احکام سینڈھی اور شراب سے یکساں متعلق ہیں - بعض ایسے ہیں جو صرف سینڈھی سے متعلق ہیں اور بعض صرف شراب سے - شراب میں بھی دیسی - ہندوستانی اور ولایتی شرابوں کی علحدہ علحدہ تعریف کی گئی ہے - لیکن شراب کی جو تعریف کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے - ”شراب میں ہر قسم کا عرق خواہ قدرتی ہو یا مصنوعی داخل ہے جس میں الکحل موجود ہو“، یعنی جس شے میں الکحل موجود ہے شراب کی تعریف میں داخل ہے - سینڈھی قدرتی لیکن مصنوعی طریقے سے برآمد کی جاتی ہے لیکن ہر الت میں اس میں الکحل موجود ہے اس واسطے وہ شراب کی تعریف میں داخل ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - سینڈھی کی علحدہ تعریف کیوں کی گئی ؟

شری کے - وی - رنگاریڈی - اسکی علحدہ تعریف آپ کے سمجھنے کے لئے ہی کی گئی ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - شراب اور لکر کی بھی علحدہ علحدہ تعریف کی گئی ہے -

شری کے - وی - رنگاریڈی - آپ کو اعتراض کرنے کی زحمت نہ ہونے کے خیال سے ہی میں نے پہلے کہا تھا - شراب کی تعریف ہر مہمہ قانون میں نہیں ہے - اصل قانون میں شراب کی جو تعریف ہے وہ اون سب پر حاوی ہوتی ہے جس میں الکحل موجود ہو اس واسطے میں نے شراب لکھا ہے

شری بی - ڈی - دیشمکھ - کیا آپ میڈیکلی (Medically) (یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ سینڈھی میں الکحل ہوتا ہے ؟

شری کے - وی - رنگاریڈی - اگر الکحل نہ ہو تو وہ سینڈھی نہیں ہوتی وہ نیرہ ہوتا ہے - جہاں کہیں الکحل ہوتا ہے وہاں یہ قانون متعلق ہو جاتا ہے - آبکاری کے پورے احکام اوس سے متعلق ہیں جس میں الکحل کا حصہ موجود ہو - اس واسطے

یہاں جو شراب کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اس میں سیندھی داخل ہے۔ اس وجہ سے سیندھی کے الفاظ اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ دوسری ترمیم بند شدہ زمانہ کے لئے معاوضہ دینے کے متعلق ہے۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ - بیٹھک معاف کرنے کے متعلق ہے۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی - اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی رقم آبکاری کی لیجاتی ہے اوس میں سے ان دنوں کی رقم منہا کرنا یا پورا زر تعہد دیتے ہوئے نقد معاوضہ دینا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے زمانہ تک وہ بند رہیگا اوسکے زر تعہد کا مطالبہ نہ کرنے کے لئے یہ ترمیم لائی گئی ہے۔ لیکن معاملات شراب سیندھی کے مد نظر اگر یہ رقم مجرا دیا جائے تو پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوگا۔ فرض کیجئے کہ سیندھی تراشی جاتی ہے تراشنے کے بعد دوکان پر لائی جاتی ہے لیکن بیچنے سے منع کر دیا جاتا ہے لیکن اگر اوس دن کوئی شخص شراب یا سیندھی نہ بیچے تو وہی دوسرے روز خرچ ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے اوسکو نقصان نہیں ہوتا۔ اسکے علاوہ تعہد دینے کے پہلے ہم یہ شرط بھی رکھتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے سررشتہ آبکاری شراب سپلائی کرنے سے قاصر رہے تو اسکی وجہ سے دکان جتنی مدت کے لئے بند رہیگی برابر اسکا ماہوار مجرا دیا جائیگا اور نقصانات دئے جائیں گے۔ اگر ۱۰ دن سربراہی نہ ہو سکے تو اسکے تمام ملازمین کا خرچہ۔ دکان کا کرایہ۔ اور وہ منافع جو اوسکو اس زمانہ کے لئے ہونے والا تھا یہ سب دینے کے لئے سررشتہ آبکاری ذمہ داری لیتا ہے۔ لیکن اگر نقض امن کا اندیشہ ہو خواہ بہ تعلق دکان ہو یا کسی اور وجہ سے ہو یا فرقہ وارانہ جھگڑے ہوں اور شراب اور سیندھی پینے کی وجہ سے جھگڑوں میں شدت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو بلڈہ و سکندراباد میں کوتوال بلڈہ اور اضلاع میں کلکٹر اور عدالتیں دکانات بند کرنے کے احکامات دے سکتی ہیں۔ اسکے علاوہ بہ وقت ہراج یہ شرط بھی رکھی جاتی ہے کہ اگر نقض امن کا اندیشہ ہو اور دکانات بند کرنے کی نوبت آئے تو ایسی صورت میں کوئی رقم مجرا نہیں دی جائیگی۔ لینے والا یہ سمجھ کر ہی لیتا ہے کہ دکان بند کرنے کی صورت میں بھی رقم ادا کرنا پڑیگا چنانچہ اسی تناسب سے وہ ہراج میں بولی لگاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا معاملہ ہوتا ہے اور معاملہ کی شرط میں یہ چیز درج کی جاتی ہے۔ لینے والا ان شرائط کی پابندی کے ساتھ ہی ہراج میں بولی بولتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ معاوضہ دینا چاہئے یا اوس زمانہ کا زر تعہد کا مطالبہ نہ کرنا چاہئے درست نہیں ہو سکتا۔ جب ڈسٹری فیل ہو جاتی ہے یا جب شراب ندی حائل ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے برابر سپلائی نہ کیجا سکتی ہو تو مستاجروں کو جو نقصان ہوتا ہے وہ مجرا دیا جاتا ہے۔ لیکن نقض امن کے اندیشہ کے تحت اگر دکان بند ہو جائے تو اوس زمانہ کی حد تک رقم

مجاڑ نہیں دیجاتی - یہ شرط قانون میں رکھی گئی ہے - اس طرح بند رکھنے کی وجہ سے مستاحروں کو نقصان نہیں ہوتا - وہ یہ دیکھ کر ہی لیتا ہے آیا اس طرح اگر دکان بند رہیگی تو کیا وہ بچی ہوئی سیدھی یا شراب بک سکیگی یا نہیں - اس لئے جو ترمیمات میں نے لائی ہیں وہ بحسنہ قائم رکھنا چاہئے اور جو ترمیمات اس جانب سے پیش کی گئی ہیں ان کے متعلق میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ واپس لے لی جائیں -

Mr. Deputy Speaker : Does Shri Deshmukh want his amendment to be put to vote ?

Shri B. D. Deshmukh : Sir, I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“(b) That at the end of section 30 proposed to be substituted by clause 26 of the Bill, the following be added as new sub-clause, namely :

“(2) The lessee shall be entitled for remission of the tax payable by him for the period for which the shop remains closed.”

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That Clause 26 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 26 was added to the Bill.

Clause 27.

Shri B. D. Deshmukh : Sir, I beg to move :

“(a) That in line 6 of section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill, for the word ‘and’ the word ‘or’ be substituted.

(b) That in line 4 of the proviso to section 31 of the Act proposed to be substituted by clause 27 of the Bill for the word ‘and’ the word ‘or’ be substituted.”

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کلار (۲۸) میں جو امینڈمنٹ ہے وہ اسی کے مماثل ہے اگر دونوں کو ایک ساتھ لے لیا جائے تو -

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ - کلاز بائی کلا، لیا جائے تو مناسب ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

“(a) That in line 6 of section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word ‘and’ the word ‘or’ be substituted.

(b) That in line 4 of the proviso to section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word ‘and’ the word ‘or’ be substituted.”

* شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ - میری ترمیم دفعہ (۲۷) کے لئے ہے جسکے ذریعہ قانون آبکاری حیدرآباد بابتہ سنہ ۱۹۳۶ء کی دفعہ (۳۱) کو حذف کر کے اوسکی بجائے ایک جدید ترمیمی دفعہ قائم کی گئی ہے اس دفعہ میں عام طور پر قانون آبکاری کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں جو سزائیں دیجاتی ہیں اور عدالتوں کو سزا دینے کا جو حق رکھا گیا ہے اوس کے لئے میری ترمیم ہے۔

آنریبل سوور آف دی بل نے اپنا جو نظریہ اس ہاؤز کے سامنے پیش کیا اوس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اس قانون میں زیادہ سے زیادہ شدت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کسی قانون کے ذریعہ سزا دینے کا جو مقصد ہوتا ہے وہ کسی انتقامی جذبہ کے تحت نہیں ہوتا ہے بلکہ اصلاح کے جذبہ کے تحت سزائیں رکھی جاتی ہیں۔ لیکن قانون آبکاری میں قدم قدم پر یہ کوشش کی گئی ہے کہ خلاف ورزی کرنے والے سے کیسے انتقام لیا جائے۔ اور اسی نقطہ نظر سے دفعہ (۲۷) مدون کی گئی ہے۔ ایک سزا تو یہ رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص دفعات ۸-۹-۱۰ (اے) اور ۱۱ اور ۱۲ کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسکو عدالت ایک ہزار روپیہ جرمانہ کرسکتی ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ سوور آف دی بل نے اس سزا کو کافی نہیں سمجھا بلکہ سزا قید کی بھی گنجائش رکھی ہے۔ تعزیری جرائم کے سلسلہ میں عام طور پر دو سزائیں ضرور ہوتی ہیں لیکن ان دونوں میں امتیاز کیا جاتا ہے اور یہ کوشش کی جاتی ہے کہ اگر عدالت سزائے قید مناسب نہ سمجھے تو جرمانہ کرسکتی ہے۔ لیکن جرم کی نوعیت کے لحاظ سے سزا دینے کا اختیار رکھا گیا ہے۔ آلٹرنیٹ (Alternate) طریقہ سے ایسی سزائیں رکھی جاتی ہیں لیکن اس دفعہ میں ہم دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہاں لفظ اینڈ (And) رکھا گیا ہے جسکی وجہ سے سزائے قید اور سزائے جرمانہ دونوں سزائیں صادر کی جانا لازمی ہی۔ میری ترمیم یہ ہے کہ جو سزائیں رہینگی وہ اپنی جگہ پر رہینگی لیکن عدالت کو یہ ڈسکریشن (Discretion) دیا جا رہا ہے کہ وہ جو سزا چاہے دے۔ چنانچہ میری جو امینڈمنٹ رہیگی وہ یہ ہوگی۔

“Whoever contravenes any of the provisions of section 8, section 9, section 10, sub-section (1) of section 11 or 12 of this

Act shall, on conviction before a Magistrate, be punished for each such offence with fine which may extend to one thousand rupees or with imprisonment for a term which may extend to six months.'

میں نے "اینڈ" کی بجائے "آر" کے الفاظ رکھنے ہیں تاکہ عدالت اپنے اختیار تمیزی پر عمل کرے۔ روز مرہ کے کاروبار میں ہم دیکھتے ہیں کہ سیندھی شراب پینے والے اسکے مرتکب ہوتے ہیں۔ اسلئے ایک ہزار روپیہ جرمانہ جو رکھا گیا ہے وہ عام طور پر لوگوں کی مالی حالت کے مد نظر زیادہ ہے۔ گو عدالت پر یہ لازمی نہیں ہے کہ انتہائی جرمانہ ہی کرے۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ سزائے قید بھی لازمی گردانی گئی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ناجائز اور سختی کا موجب ہوگا۔ اس لئے اگر آنریبل سوور آف دی بل میری ترمیم کو قبول کر لیں تو کوئی قباحت نہ ہوگی۔

دوسری چیز میں نے اس دفعہ کی پراویزو (Proviso) کی سطر چار میں جو ترمیم لائی ہے وہ بھی اسکے مماثل ہے۔

"Provided that if a person convicted of any one or more of the said offences is convicted on a subsequent occasion for any of the same offences, he shall be liable to be punished for each such offence with imprisonment for a term which may extend to one year or with fine which may extend to two thousand rupees"

یہاں نہ صرف اوپر کی سزا کو دوگنا کیا گیا ہے بلکہ سزائے قید کو بھی لازمی گردانا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل سوور آف دی بل ان تمام چیزوں کے پیش نظر جو میں نے انکے سامنے رکھی ہیں اس ترمیم کو قبول فرمائیں گے اور انتقامی جذبہ کے تحت انہوں نے جو ترمیم قانون میں کی ہے اس سے دستبر دار ہونگے۔

* شری کے - انٹ رام راؤ (دیورکنڈہ) مسٹراسپیکر مسر۔ آنریبل ممبر نے جو ترمیم پیش کی ہے اسکی حمایت کرتے ہوئے میں یہ کہتا ہوں کہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ کی قید کی جو سزا رکھی گئی ہے وہ بہت زیادہ ہے کیونکہ ان جرائم کو اتنا سنگین نہیں کہا جاسکتا جن سے کہ امن عامہ متاثر ہو۔ دفعات ۹ - ۱۰ اور ۱۱ کے تحت ایسے جرائم ہیں جیسے کہ درخت کاٹنا - یا تھوڑی بہت شراب گھر میں بنانا یا امپورٹ یا اکسپورٹ کرنا وغیرہ لیکن یہ ایسے سنگین جرائم نہیں ہیں جن کے لئے یہ سزا تجویز کی جائے۔ اسلئے جو ترمیم لائی گئی ہے وہ نہایت ہی مناسب ہے۔ میں اسکی تائید کرتا ہوں کہ دونوں سزائیں نہ دی جائیں بلکہ حاکم عدالت کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا جائے کہ کوئی ایک سزا دے۔

شری کے - وی۔ رنکارڈی - مسٹراسپیکر مسر۔ اس میں شک نہیں کہ اس دفعہ میں سزائے قید کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ قید کو لازمی قرار دینے کے لئے ہی "یا" کے

بجائے ”اور“ کا لفظ رکھا گیا ہے۔ عام مباحث کے سلسلہ میں میں نے یہ بتلایا تھا کہ سنہ ۱۳۶۰ ف میں ۲۲۴۳۰ خلاف ورزیاں ہوئیں۔ سنہ ۱۳۶۱ ف میں ۳۱۵۱۷ یعنی اس میں ۹۰۰۰ ہزار جرائم کی تعداد بڑھ گئی اور سنہ ۱۳۶۲ ف کے ان نو مہینوں میں جرائم کی تعداد ۳۳۷۴۴ ہو گئی ہے۔ اس حساب سے ممکن ہے کہ آخر سال تک ۴۴ ہزار ہو جائے۔ اس لحاظ سے پیوستہ سال ۲۲ ہزار۔ گذشتہ سال ۳۱ ہزار اور اس سال ۴۴ ہزار خلاف ورزیوں کی تعداد ہے۔ یہ خلاف ورزیاں سزائے جرمانہ ہونے کے باوجود ہو رہی ہیں اور دن بدن انکی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ کیونکہ پانچ سات روپیہ یا بیس بیس روپیہ جرمانہ ادا کرنے میں خاطی کو کوئی تا مل نہیں ہوتا اور وہ برا بر خلاف ورزی کرتا رہتا ہے۔ عام مباحث کے سلسلہ میں میں نے نظام آباد کا واقعہ بتلایا تھا کہ بھٹی گرفتار کرنے کے بعد خاطی نے کہا کہ آلات یہاں چھوڑ کر جاؤ مجھے دوسری بھٹی لگانا ہے۔ تب اسکا انتظام کیسے ہو یا تو سرکار کو یہ کہنا پڑیگا کہ جو شخص چاہے شراب پیچ سکتا ہے بنا سکتا ہے اور بھٹی لگا سکتا ہے یا قانون کو سخت تر کرنا پڑیگا۔ سررشتہ آبکاری والے تین سال سے یہ انتظام کرتے کرتے تھک گئے اسلئے اب ڈر رہنے کے لئے سزائے قید لازمی کی بھی ترمیم لائی گئی ہے۔ ورنہ اس سے قومی دولت متاثر ہوتی ہے۔ آنریبل ممبر صاحبین نے اس قانون کی دفعہ ۳۳ کو ملاحظہ فرمایا ہوگا اور اس کے ساتھ دفعہ ۳۷ بھی پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ان جرائم کے لحاظ سے سزائے قید لازمی قرار نہیں دی گئی ہے۔ میں نے ہاؤس میں گذشتہ مشن میں بھی بیان دیا تھا کہ ایک جگہ خلاف ورزی کرتے ہوئے تین سو درخت کا ٹری ٹیکس نہیں دیا گیا تھا لیکن چھان بین کرنے پر معلوم ہوا کہ دراصل تین ہزار درخت بلا ٹری ٹیکس سرکار کو ادا کئے تراشے گئے تھے۔ اسکو معلوم کرنے کے لئے کئی طریقے اختیار کئے گئے۔ یہ تو نہیں ہے کہ ایک ٹیک نیت آدمی کو خواہ مخواہ جیل میں بھیجا جائے۔ تمام اختیارات عدالت ہائے فوجداری ہی کو دئے گئے ہیں اور وہیں چھوٹے سے چھوٹے یا بڑے سے بڑے خلاف ورزیوں کے مقدمات پیش ہونگے۔ اگر وہ گناہگار ہیں تو انہیں سزا ملے گی ورنہ نہیں۔ اگر آنریبل ممبر اسکو انتقام کی سزا سمجھتے ہیں تو اسکا جواب میرے پاس نہیں ہے۔ اسلئے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو موجودہ حالات کے لحاظ سے لانا لازمی امر تھا اور اس کے بغیر آبکاری کا نظم و نسق باقی نہیں رہ سکتا تھا اسلئے یہ ترمیم لائی گئی۔ آنریبل ممبر ان سے میں اپیل کرتا ہوں کہ ”یا“ کے بجائے ”اور“ کی ترمیم منظور کر لی جائے۔

Mr. Deputy Speaker : I will put the amendment to vote.

The question is :

“That (a) in line 6 of section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word ‘and’ the word ‘or’ may be substituted.

(b) In line 4 of the proviso to section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' may be substituted."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That Clause 27 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clause 27 was added to the Bill.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

" That in lines 5 and 6 of sub-clause (b) of sub-section(1) of section 32 of the Act proposed to be substituted by Clause 28 of the Bill for the word "and" the word "or" may be substituted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

" That in lines 5 and 6 of sub-clause (b) of sub-section(1) of section 32 of the Act proposed to be substituted by Clause 28 of the Bill for the word and the word or may be substituted.

* شری بی۔ ڈی۔ دشمکھ - مسٹراسپیکر سر - اس امینڈمنٹ پر دفعہ ۲۷ کے سلسلہ میں جن خیالات کا میں نے اظہار کیا ہے تقریباً وہی خیالات کا اعادہ اس دفعہ کے سلسلہ میں بھی کرنا پڑیگا۔ آنریبل موور آف دی بل دفعہ ۲۷ میں میری ترمیم کو قبول کرتے اور وہ خیالات جو میں نے ان کے سامنے رکھے اسکی قدر دانی کی جاتی تو دفعہ ۲۸ میں ترمیم پیش کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ لیکن وہ اسپر اڑے رہے اور فرمایا کہ غریبوں پر جرمانہ کرنے ہی سے آبکاری کا نظم و نسق باقی رہ سکتا ہے۔ یہ آج کی موسائی کے لحاظ سے نازیبا خیالات ہو سکتے ہیں کیونکہ ایک شخص ارتکاب جرم کرے تو اسکے خاندان پر رولر گھانے اور اسکے بیوی بچوں کو بلبلانے کے لئے چھوڑنا ہی عوامی اصلاح کا طریقہ سمجھا جا رہا ہے۔ اگر کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اسکی بیوی - اسکے بچے اور اسکے عزیز اسکے ساتھ شریک جرم نہیں ہوتے۔ سزائے جرمانہ اس شخص کے عادات و اطوار سدھارنے کا ذریعہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ اسکو سدھارنا چاہتے ہیں تو یہ لازمی ہے کہ پہلے اسکی حالت کو سدھارا جائے اور اس کے لئے اولاً معاشی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اسکی حیثیت کو بلند کرنے اور شکم پروری سے فراغت دلانے ہی سے جرم سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔ وہ نیتا جنکے آپ گن گاتے ہیں۔ انہوں نے

بھی یہی کہا ہے کہ جب تک معاشی حالت نہ سدھاری جائے ہمارے معاشرتی حالات ٹھیک نہیں ہوسکتے۔ آج اگر خلاف ورزیاں ہوتی ہیں تو محض شکم پروری کی وجہ سے جان بوجھ کر انکا ارتکاب کیا جاتا ہے اور ان چھوٹے موٹے جرائم کے ارتکاب کی اصل وجہ معاشرہ ہی ہے۔ انکا اپنا کوئی قصور نہیں۔ جیسا کہ آنریبل منسٹر خود فرما رہے تھے کہ ایک شخص یہ کہہ رہا تھا کہ آلات کشیدگی مجھے دیتے جاؤ۔ کیوں۔ کیا بات ہے؟ آخر وہ کونسی چیز ہے جسکی وجہ سے وہ ایسا کہہ رہا ہے۔ اسکی واحد وجہ یہ ہے کہ وہ شکم پروری کے لئے ایسا کہہ رہا ہے۔ اگر آنریبل منسٹر آف دی بل یہ سمجھتے ہیں کہ محض سزا دینے سے کچھ ہوسکتا ہے تو یہ ناممکن ہے۔ جب تک حالات نہ بدلیں ساج میں تبدیلی نہ آئے ایسا نہیں ہوسکتا۔ ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر آف دی بل جس طرح میں نے دفعہ ۲۷ کے ضمن میں عبارت رکھی تھی اسی طرح کی عبارت یہاں بھی رکھی گئی ہے اسکو مان لیں۔ دفعہ ۲۸ بی کی سطر پانچ میں یہ رکھا گیا ہے کہ۔

“ With fine which may extend to five hundred rupees and with imprisonment for a term which may extend to three months, and for the contravention of sub-clause (ii) of clause (a) or clause (b) with fine which may extend to five hundred rupees or with imprisonment.....”

مجھے توقع ہے کہ آنریبل منسٹر صاحب اپنی جوابی تقریر میں اسکی وضاحت فرمائیں گے۔ سزاؤں کے بارے میں اس حد تک رعایت تو ہونی چاہئے کہ اس سے ملزمین کی اصلاح ہوسکے۔ مجھے توقع ہے کہ میرا اسٹڈنٹ قبول کرنے میں آنریبل منسٹر صاحب کو کوئی عذر نہ ہوگا۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی۔ منسٹر اسپیکر۔ مجھے اس بارے میں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف کسی قدر وضاحت کر دینا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی چیز ایسی تو نہیں ہے کہ ایک شخص جرم کا مرتکب ہوتو اسکے پورے خاندان کو سزا دیجاتی ہے۔ جرمانہ یا قید کی سزا عدالت کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دی گئی ہے۔ میں ایک چیز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ پورے انڈیا میں جو کورل ہائڈریٹ آتی ہے اسکا تین چوتھائی حصہ حیدرآباد آتا ہے۔ آنریبل ممبرس نے اس سے پہلے کورل ہائڈریٹ سیندھی میں ملائے جانے کے بارے میں سوال کیا تھا۔ یہ واقعہ ہے۔ اس لحاظ سے اس پر تحدیدات عائد کرنا ضروری ہے۔ مگر مشیر قانونی نے کہا کہ یہ تحدیدات قانون میں نہیں آسکتے۔ اس وجہ سے انہیں ترک کرنا پڑا۔ البتہ ادویات کے ساتھ شریک کر کے دوسرے قانون میں اسکو لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسکو معلوم کرنے کے لئے مہتمم صاحبان کے پاس آلے فراہم کئے گئے۔ لیکن نتیجہ صرف یہ ہوا کہ ۱۰۔ ۵ روپے جرمانے ہو کر چھٹے گئے۔ اس لحاظ سے سزا کو سنگین کرنا ضروری ہوا ہے۔

ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ یہاں کی گورنمنٹ غریبوں کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔
میں نے کل ہی کے سوالات کے جوابات میں بتایا کہ ننگل سٹیپ اور جنگیا کی موٹروں کو
ہمنے گرفتار کر لیا۔ وہ تو لکھتے ہی ہیں۔ اب ایسے لوگ معصہ لینے سے بچنے لگے۔
بنکٹ لال بدروک ہیں۔ لکھتے ہی ہیں۔ اب ان لوگوں کو اس کا خدشہ رہیگا کہ اگر
انکا کوئی نوکر خلاف ورزی کرے تو خود انہیں جیل جانا پڑیگا۔ بہر حال ہمارا مقصد
یہ ہے کہ چوری اور بے ایمانی نہ ہو۔ آپ کہتے ہیں کہ غریب کا پیٹ نہیں بھرتا وہ کیا
کریگا۔ لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ اس کو جیٹوٹ چوری اور بے ایمانی کی اجازت
دیدیا جائے۔ اگر آپ اسکو ہڑی نا انصافی کہتے ہیں تو کہہ لیجئے ہم اسکے مرتکب ہیں۔
ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم انہیں راہ راست پر لائیں۔ اس سے ایک طرح تو بالواسطہ
مالداروں کو معاملہ میں رکاوٹ ہوگی۔ کیونکہ انہیں اپنے کسی کزنڈے کی خلاف ورزی
کی صورت میں سزا کا خوف رہیگا۔

میں معزز رکن سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنی ترمیم سے دستبردار ہو جائیں۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That in lines 5 and 6 of sub-clause (b) of sub-section (1) of section 32 of the Act proposed to be substituted by clause 28 of the Bill the word ‘and’ be substituted by the following word, namely, ‘or’.

The motion was negatived

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That Clause 28 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 28 was added to the Bill.

Clauses 29, 30, 31, 32, 33, and 34.

Mr. Deputy Speaker : There are no amendments to Clauses 29, 30, 31, 32, 33 and 34. I shall put them to vote. The question is :

“That Clauses 29, to 34 stand part of the Bill.”

The Motion was adopted.

Clauses 29, to 34 were added to the Bill.

Clause 35

Mr. Deputy Speaker: There is only one amendment to omit the whole clause. This cannot be in the nature of an amendment. We can have discussion on this Clause and at the end I will not put it to vote.

* شری عبدالرحمن (ملک پیشہ) - مسٹر اسپیکر - میں نے یہ خواہش کی تھی کہ ترمیمی دفعہ ۳۵ کو حذف کر دیا جائے۔ میں یہ ایوان کو بتلاؤنگا کہ میں نے یہ خواہش کیوں کی تھی۔ سابقہ قانون کا دفعہ ۳۸ یہ ہے کہ

”جس شخص کے قبضہ میں کوئی ایسی شے پائی جائے جو کسی جرم متذکرہ دفعہ ۳۱ سے تعلق رکھتی ہو تو وہ حسب دفعہ مذکور مجرم تصور کیا جائیگا۔ تاوقتیکہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ وہ شے بطور جائز اس کے قبضہ میں ہے۔“

لیکن اب عہدہ دار کو ایسا اختیار دیا جا رہا ہے کہ ملزم کے خلاف لازمی طور پر قیاس قائم کیا جائے۔ فوجداری مقدمات میں ہم دیکھتے ہیں کہ مفتش جو جمعدار یا انسپکٹر ہوتا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تفتیش میں جرم ثابت ہوا ہے لہذا سزا دی جائے۔ لیکن یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ لازمی طور پر قیاس کیا جا کر سزا دی جائے۔ اس جمعدار یا کانسٹیبل یا سب انسپکٹر کے بیان کے بعد بھی عدالت اس کے خلاف شہادت پر اثر خلاف تصفیہ کرتی ہے۔ کانسٹیبل حلفاً کہتا ہے کہ جرم عائد ہوا۔ لیکن چالان خارج ہو جاتا ہے۔ قانون شہادت کی اوراق گردانی میں مجھے تین دفعات نظر آئے جنہیں قیاسی واقعات میں عدالت پیش نظر رکھتی ہے۔ دفعہ (۴) میں بیان کیا گیا ہے کہ۔

”جہاں قانون ہذا میں کسی واقعہ کا قیاس کرنے کی عدالت کو اجازت دی گئی ہو تو اس کو اختیار ہے کہ یا تو اس واقعہ کو مشتبہ تصور کرے تاوقتیکہ اس کی تردید نہ ہو۔ یا اس کا ثبوت طلب کرے۔“

اس کے بعد دفعات ۵۸ و ۱۱۴ و ۱۱۵ میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ”کسی ایسے واقعہ کا وجود عدالت قیاس کر سکیگی جو اس کی دانست میں غالباً وقوع میں آیا ہو۔“

اسکی مثالیں قانون شہادت میں اس طرح دی گئی ہیں۔ ”یہ کہ عدالتی اور دفتری کارروائی حسب ضابطہ عمل میں آئی ہے۔“ ایک اور مثال یہ بتلائی گئی ہے ”یہ کہ جو شہادت پیش ہو سکتی تھی اگر پیش نہیں کی گئی اگر وہ پیش کی جاتی تو اس شخص کے مضر ہوتی جس نے اسے باز رکھا ہے۔“ ایک اور مثال یہ کہ ”جو شخص کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کرے جس کے جواب دینے پر وہ قانوناً مجبور نہیں کیا جاسکتا اس کا جواب اگر وہ دیتا تو اس کے مضر ہوتا۔“

ایسے واقعات جنہیں عقل سلیم جھٹلا نہ سکے - ایسی صورتوں میں قیاسات قائم ہو سکتے ہیں - لیکن یہاں اس طرح کی ترمیم لائی جا کر اصول قانون کی مٹی پلید کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - اس میں ایسی چیزیں رکھی گئی ہیں جو اصول قانون کے خلاف ہیں - تحقیقات طلب اور غیر ثابت امور کے سلسلے میں عدالت بھی قیاس قائم نہیں کر سکتی - اس قانون کے ذریعہ عدالت کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ اس طرح کا قیاس لازماً قائم کیا جائے - یہ اصول قانون کے متاثر ہے -

معزز منسٹر صاحب متعلقہ نے وعدہ کیا تھا کہ آبکاری کا قانون نہایت واضح اور خوبصورت پیش کیا جائیگا - کیا یہی وہ دلفریب - خوبصورت اور واضح قانون ہے جسکا وعدہ انہوں نے ایوان کے سامنے کیا تھا - کیا یہی وہ قانون ہے جس سے ملک کے مسائل حل کئے جائیں گے - کیا اسی قانون سے ہماری قومی دولت میں اضافہ کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں - اس دفعہ کی رو سے عدالتوں کا وقت ضائع کرنے کی بجائے بہتر یہ ہوگا کہ سب اسپیکٹرس کو اختیارات دے دئے جائیں - بس اوسکو یہ اختیار دے دیجئے کہ جہاں اسکو قیاس ہوا کہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے تو چھ مہینے کے لئے قید میں بھیج دے - ایسے اختیارات بھی سب انسپکٹرس کو دیدیجئے کیونکہ عدالتوں کا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ - عہدہ داران آبکاری بچن دورہ بھی خلاف ورزیوں کا انسداد کر لیں گے - جہاں انہیں قیاس ہوا پکڑے اور جیل میں بھیج دے - لیکن اصول قانون اگر آپکے پیش نظر ہے یا نصفت و انصاف کے طریقے آپکو عزیز ہیں تو قانون شہادت کے اصولوں کے مد نظر ترمیم لانی چاہئے - قانون شہادت کے نظر یہ و اصول کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے - اس لحاظ سے دفعہ ۳۸ میں جو ترمیم لائی گئی ہے میں اوسکی مخالفت کرتے ہوئے معزز منسٹر صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس ترمیم پر دوبارہ غور کریں اور سابقہ دفعہ کو باقی رکھیں - اس سے آپکا مقصد بھی پورا ہو جائیگا - عدالتوں کو جو اختیارات دئے گئے ہیں اصول قانون کے پیش نظر دئے گئے ہیں - اسلئے اس پر زیادہ اصرار مناسب نہیں ہے - اگر اس پر اصرار کیا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی قانونی اصرار ہو سکتا ہے - البتہ اگر یہ خیال ہے کہ کہیں میری ترمیم گر نہ جائے تو اور بات ہے - لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب یہ قانون عدالت میں جائیگا تو وہاں اسکی ہنسی اڑائی جائیگی اسلئے زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ اس پر اسی وقت کافی غور کر لیا جائے ورنہ عدالتوں میں اس ایوان کا پوزیشن (Position) متاثر ہوگا - اس ایوان کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر کافی سنجیدگی سے یہاں غور کیا جائے - ان نقاط نظر سے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر انچارج اپنی ترمیم کو واپس لینگے اور سابقہ دفعہ کو برقرار رکھینگے -

شری کے - وی - رنگاریڈی - مسٹر اسپیکر - مجھے معلوم نہ تھا کہ معزز ممبر قانون شہادت پر استدلال کرینگے اگر یہ معلوم ہوتا تو میں بھی اس سے متعلق مداد لاتا - تاہم میں سمجھتا ہوں کہ اپنے حافظہ سے انکے ان خیالات کی تردید کر سکتا ہوں -

اسکے بعد بھی اگر انکو اصرار ہو تو بعد میں میں متعلقہ قانون پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس میں ایسے اشکال بتائے گئے ہیں جو معمولی طریقے کے خلاف ہیں۔ یعنی شراب و میندھی کا رکھنا۔ خاص طور پر اس کے لئے اجازت کی ضرورت ہے۔ کسی کے پاس شراب لانے کے لئے لائسنس نہیں ہے تو سرکار یہ قیاس کریگی کہ وہ خلاف قانون لارہا ہے کیونکہ معمولاً وہ اشیاء اس طریقے پر نہیں لائے جاسکتے۔ ایسی صورت میں اوس سے سوال کیا جاسکتا ہے کہ تم کہاں سے لارہے ہو وہ ایسے اسباب نہ بتائے جن سے اوس کے مجرم نہ ہونے کا پتہ چلتا ہو تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکے مجرم ہونے کا قیاس کیا جائیگا تاوقتیکہ وہ اسکے خلاف ثابت نہ کرے۔ مثلاً اگر وہ یہ کہہ دے کہ میں نے شراب نہیں لایا ہے گو یہ میرا گھر ہے۔ کل رات میرے ایک عزیز میرے پاس مہمان آئے تھے شائد وہ لاکر رکھ دئے ہیں وغیرہ اور وہ ان واقعات کو ثابت کر دے تو اس کے متعلق بے گناہی کا قیاس کیا جائیگا لیکن جب تک وہ ان باتوں کو ثابت نہ کرے اسکے متعلق یہی قیاس ہوگا کہ خود اوس نے ارتکاب جرم کیا ہے۔ قانون شہادت میں دو قسم کا قیاس بتایا گیا ہے ایک تو قیاس لازمی اور دوسرے قیاس اختیاری۔ مثال کے طور پر ایک حکم عدالت سے جاری ہوتا ہے اس پر عدالت کی مہر اور حاکم مجازی دستخط موجود ہے تو ایسے حکم کے متعلق جب تک کہ اسکو جعلی ثابت نہ کیا جائے یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ اصلی ہے۔ بجائے اسکے کوئی بے ضابطہ نقل لے لیجائے اس پر مہر موجود نہ ہو اور کسی سررشتہ دار وغیرہ کے دستخط نہ ہوں تو اسکے متعلق یہ قیاس کیا جاسکیگا کہ شاید یہ جعلی ہو تاوقتیکہ اسکو نقل مصلوقہ ثابت نہ کیا جائے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ جب تک معمولاً جس طرح کام انجام پاتے ہیں اوس طرح انجام نہ پائیں تو قیاس یہی قائم ہوگا کہ وہ کام ٹھیک طور پر انجام نہیں پایا ہے۔ جن قیاسات کا آپ نے حوالہ دیا ہے ان ہی کے تحت یہ دفعہ ہے کہ سرقہ کی صورت میں زمانہ قریب میں مال مسروقہ پایا جائے تو یہ قیاس کیا جائیگا کہ مال کو مسروقہ جان کر رکھا ہے یا وہ خود ماروقہ ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک زیور کا سرقہ ہوا اور وہ مدی عنبر بازار میں فروخت کر دیا گیا جہاں زیورات کی خرید و فروخت کا روایا رہوتا ہے۔ زید نے جاکر وہ زیور خرید لیا۔ پولیس کو اطلاع ملی پولیس نے زید کو گرفتار کیا اور مال برآمد کیا۔ پولیس اسکو عدالت میں پیش کریگی۔ جب تک وہ عدالت میں یہ ثابت نہ کرے کہ اوس نے جائز طور پر صرافہ بازار سے اس مال کو خریدا ہے اور اسکے علم میں یہ نہ تھا کہ یہ مال مسروقہ ہے اوس وقت تک اوسکے خلاف قیاس قائم کیا جانا واجبی ہے۔ جب وہ ثابت کر دے کہ وہ خود چور نہیں ہے اور اوس نے یہ چوری کا مال سمجھتے ہوئے نہیں خریدا ہے چنانچہ واجبی قیمت میں علی الاعلان خریدا اور علی الاعلان اسکو اپنے پاس رکھا ہے تو پھر اسکے مفید قیاس قائم ہوگا۔ اسی اصول کے تحت یہ دفعہ رکھا گیا ہے۔ میں ایک اور مثال سے اسکو واضح کرونگا کہ ایک تار اجرائی کے لئے تار آفس میں دیا جاتا ہے۔ جہاں سے وہ عموماً اجرا ہوتا ہے اور مقام مقصود پر پہنچتا ہے (وہاں اسکا نہ پہنچنا بھی ممکن ہے)

چنانچہ میں دھبی میں جب "ایم۔ پی"، تھا تو میں دہلی سے آتے وقت موٹر روانہ کرنے کے لئے تیار دیا۔ وہ تار بروقت پہنچنا تو ایک طرف اوس کا پتہ ہی نہیں چلا ہے۔ لیکن قانون شہادت میں یہ ہے کہ جو کاروبار معمولاً انجام پاتے ہیں اسکے متعلق یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ بروقت انجام پائے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ایک مرتبہ بروقت انجام نہ پایا ہو۔ اس طرح معمولی طریقے پر لائسنس لینے یا راہداری کے بغیر جن چیزوں کی حمل و نقل جائز نہیں ہے انکی حمل و نقل بلا لائسنس و راہداری کی جائے تو قانون شہادت کی رو سے یہ قیاس قائم کرنے کی وجہ کافی ہے کہ یہ حمل و نقل ناجائز طور پر کی جا رہی ہے اور اس طرح ارتکاب جرم کیا جا رہا ہے۔ خلاف قانون جرائم کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اب یہ اوس شخص کا کام ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ میں جرم کا ارتکاب نہیں کر رہا ہوں بلکہ جائز طور پر منتقل کر رہا ہوں میرے پاس لائسنس ہے وغیرہ وغیرہ۔ جیسا کہ گذشتہ مرتبہ ایک آنریبل ممبر نے منسٹر صاحب کی مثال دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر کوئی ملاقاتی منسٹر صاحب کو راستے میں مل جائے اور وہ موٹر روک کر انہیں بٹھالیں اور اسکی جیب میں شراب کی ایک بوتل ہو اور وہ اترتے وقت بوتل چھوڑ کر چلا جائے تو کیا ایسی صورت میں پولیس منسٹر صاحب کو گرفتار کریگی؟ کیوں نہیں۔ منسٹر پر برابر الزام عائد ہوگا کہ وہ خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے جب تک کہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے۔ وہ واقعات بتا سکتے ہیں کہ دیکھو میں ایک دوسرے شخص کو اپنی موٹر میں بٹھایا تھا وہ فلاں شخص ہے۔ اوس نے یہ شیشہ چھوڑ کر گیا جسکا علم نہ تھا۔ جب تک یہ چیز وہ ثابت نہ کریں یقیناً انکے خلاف قیاس قائم کیا جائیگا۔ ان توضیحات کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر نے جو ترمیم لائی ہے اسکو وہ واپس لے لینگے۔ قانون شہادت کی رو سے بار ثبوت اوس شخص پر عائد ہوتا ہے جسکے علم میں وہ واقعہ ہے۔ اب یہ چیز کہ جائز طریقے پر اوس نے رکھا ہے یا ناجائز طریقے پر رکھا ہے ظاہر ہے کہ اوسی کے علم میں ہے اسلئے اسکو ثابت کرنا پڑیگا کہ اوس نے جائز طریقے پر اسکو اپنے قبضہ میں رکھا ہے یا جائز طریقے پر منتقل کر رہا ہے۔ اسلئے یہ دفعہ رکھا گیا ہے کہ ثابت کرنے کا تعلق علم سے ہے یعنی وہ جانکر لایا ہے یا نہ جانکر لایا ہے اسکا علم تو خود اسکو ہوگا عہدہ دار آپکاری کو تو نہیں ہو سکتا اسلئے بار ثبوت اس پر رکھا گیا ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ اوس نے خلاف ورزی نہیں کی بلکہ اوس کا عمل جائز رہا ہے اوسکے دلائل اور واقعات یہ ہیں وہ بتا سکتا ہے۔ عہدہ دار آپکاری تو ان واقعات سے لا علم رہتا ہے وہ کس طرح اسکو ثابت کریگا۔ اوس نے تو قیاس لازمی قائم کیا ہے اس کا بار ثبوت قانون شہادت کے اصول کے لحاظ سے بھی خلاف ورزی کرنے والے پر ہے کہ وہ اس قیاس کے خلاف ثابت کرے۔ یہ بھی کہا گیا کہ یہ نیا دفعہ ہے۔ یہ نیا دفعہ نہیں ہے بلکہ پہلے کے قانون میں ہے اوسکے الفاظ کچھ بے ترتیب سے تھے وہ ٹھیک کئے گئے۔ دفعہ ۳۸ کے الفاظ یہ ہیں کہ۔ "جس شخص کے قبضہ میں کوئی ایسی شے پائی جائے جو کسی جرم متذکرہ دفعہ ۳۱

سے تعلق رکھتی ہو تو وہ حسب دفعہ مذکور مجرم تصور کیا جائیگا تا وقتیکہ یہ ثابت کرے کہ وہ شے بطور جائز اسکے قبضہ میں ہے ، -

۲۔ اگر کسی اجازت یافتہ کا ملازم یا کوئی ایسا شخص جو اسکی طرف سے کام کرتا ہو اثنا کاروبار میں اسکے فائدہ کی غرض سے کوئی ایسا فعل کرے جو از روئے قانون ہذا جرم کی حد تک پہنچتا ہو تو یہ قیاس کیا جائیگا کہ شخص اول الذکر کے علم اور اسکی رضامندی سے وہ فعل کیا گیا اور اس قیاس کی تردید اسکے ذمہ ہوگی ، -

اس سے آپکو معلوم ہوگا کہ قیاس کے قائم کرنے کے لئے ہم نے کوئی جدید دفعہ نہیں بنائی ہے بلکہ ہم نے صرف وضاحت کی ہے تاکہ مرتکبین جرم کو مغالطہ نہ رہے اور اسکو شہادت کے پیش کرنے میں کسی قسم کی سراسیمگی نہ ہو۔ اس میں ایک حد تک ملزمین کا ہی فائدہ ہے پہلے کی دفعہ سے نقصان کا اندیشہ تھا۔ اسکے برخلاف اگر آپکی ترمیم منظور کر لی جائے تو اس سے خلاف ورزی کرنے والوں کو نقصان پہنچتا ہے اس وضاحت کے بعد میں معزز ممبر سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنی ترمیم واپس لینے اور میری پیش کی ہوئی مرممہ دفعہ کو منظور کرینگے۔

Mr. Deputy Speaker : The question is:

“ That Clause 35 stand part of the Bill.”

The Motion was adopted.

Clause 35 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : As there are no amendments to Clauses 36, 37 and 38, I shall put them to vote.

The question is :

“ That clauses 36, 37, and 38 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clauses 36, 37 and 38 were added to the Bill.

Clause 39

Shri K. Venkatrama Rao : Sir I beg to move :

“ (a) That in line 5 of section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, between the words ‘person’ and ‘who’ the following be inserted, namely—

‘subject to provisions of section 14 of the Act’ ”

I don't want to move amendment (b).

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

“(a) That in line 5 of section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, between the words ‘person’ and ‘who’ the following be inserted, namely—

‘subject to provisions of section 14 of the Act’ ”

Shri M. Buchiah : Sir, I beg to move :

“(a) That at the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following words be added, namely—

‘prior to the leasing of the business’

(b) That at the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following be added, namely—

‘(c) the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business’ ”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

“(a) That at the end of the proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by clause 39 of the Bill, the following words be added, namely—

‘prior to the leasing of the business’

(b) That at the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill the following be added, namely—

‘(c) the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business’ ”

*شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر - اس بل کو جس قدر بھی کم مضرت رسا کرنے کے لئے اور اوسکے مضرت اثرات کو منیائز (Minimise) کرنے کے لئے شائد یہ آخری اسٹنڈنٹ ہے جو ہم پیش کر رہے ہیں - آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا کہ اگر ہم سزاؤں کو کٹری سے کٹری تر بنادینگے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کوئی مستاجر معاملہ نہیں لیگا - اگر معاملہ نہ لیا جائیگا تو آنریبل منسٹر کا جو معروف اور مخصوص نعرہ ”ٹری ٹودی ٹیاپر“ کا ہے وہ خود بہ خود عمل میں آجائیگا - انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ہماری حکومت کی مختلف خصوصیات ہیں اس وجہ سے ہم اس قسم کے

قانون لا رہے ہیں اور جو بھی دوسری ترسیلات آرہی ہیں ان کو ریجکٹ (reject) کر رہے ہیں چاہے وہ ریزن ایبل (Reasonable) ہوں یا نہ ہوں۔ آپ کا پورا قانون دیکھنے سے واضح ہوگا کہ آپ کس کا دم بھر رہے ہیں اور کام کس کا نکال رہے ہیں۔ دم بھر رہے ہیں غریبوں کا اور کام نکال رہے ہیں امیروں کا۔ اس کی جیتی جاگتی تصویر دفعہ (۴۳) ہے۔ آپ نے اس دفعہ میں ایسا پروویژن (Provision) رکھا ہے۔ جس کے تحت کوئی مستاجر اپنے ذیلی مستاجرن یا قابضین معاملہ سے جو رقومات واجب الادا ہیں اندرون ایک سال کلکٹر کے ذریعہ وصول کرائے گا۔ جس طرح زما لگزاری وصول کی جاتی ہے اسی طرح یہ بقایا جات بھی وصول کئے جائیں گے۔ البتہ اسکے بعد کے پروویژن میں آپ نے اتنی سہولیات کی کہ رٹن اگریمنٹ (Written agreement) کی شرط رکھی ہے۔ اگر رٹن اگریمنٹ کلکٹر کے سامنے ثابت ہو تو رقم وصول کرنے میں ہم مدد کریں گے۔ اسکے قبل دفعہ (۷) میں یہ الفاظ رکھے گئے ہیں۔

ایک طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم اگر کڑی سے کڑی سزائیں رکھیں گے تو بڑے بڑے مستاجر گھبرا جائیں گے۔ اور دوسری طرف مستاجروں کو سہولتوں پر سہولتیں پہنچانے کی سونچی جاتی ہے تو دفعہ (۴۳) کس پر احسان کرنے کے لئے ہے۔ دفعہ (۶) کے تحت ٹرانسپورٹ لیسنس کا اختیار مستاجر کو دے رہے ہیں یہ کس پر احسان کیا جا رہا ہے۔ دفعہ (۷) کے تحت جو شخص مستاجر کو ادائی کے لئے ذمہ دار ہے وہ ذمہ داری خود لیتے ہوئے آپ خود رقم وصول کریں گے۔ یہ احسان کس کے لئے کر رہے ہیں۔ غرض یہ کہ پورا قانون بڑے بڑے مستاجرین اور موناپلسٹوں کی تائید میں ہے اور غریب اور مزدوروں کے لئے مضر اور زہر ہے۔ اس وجہ سے میں اس میں ”سبجکٹ ٹو سکشن ۱۴“ (Subject to section 14) یعنی دفعہ (۱۴) کے احکام کے تابع رکھا ہوں۔ اگر دفعہ (۱۴) کی تعمیل ہو رہی ہے تو اس شخص پر ذمہ داری ہو سکتی ہے۔ ورنہ اس دفعہ کے تحت جو احکام ہیں اونکی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ چاہے منسٹر صاحب امنڈمنٹ قبول کریں یا نہ کریں۔ آپ بڑی ہمدردی کے ساتھ بڑے بڑے مستاجرین کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن کسی نہ کسی طرح دفعہ (۱۴) آڑے آئیگا۔ اس سلسلہ میں اس سے قبل ہائی کورٹ کے نظائر بھی ہیں۔ اور وہ خود جانتے ہیں۔ اس میں شکمیدار اور پارٹنر کا فرق پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ کسی طرح سے لاگو نہیں ہو سکتا۔ جب کوئی معاملہ کوئی مستاجر کللال کو دیتا ہے یا کوئی شخص اسکو اکوپائی (Occupy) کرتا ہے تو وہ بھی پارٹنر کی تعریف میں داخل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں پارٹنر کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے کلکٹر سے لائسنس لینا ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ وہ لائسنس نہ لے پارٹنر کی حیثیت سے کام نہیں کر سکتا۔ پارٹنر کا یہی کام نہیں ہوتا کہ اپنا منافع وصول کرے اور گھر بیٹھے کھائے۔ اسکو بھی کبھی کبھی معاملہ انجام دینا پڑتا ہے۔ اس طرح کللال بھی جو ذیلی مستاجر کی حیثیت رکھتا ہے پارٹنر کی تعریف میں داخل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ڈیفینیشن (Definition)

میں پارٹیز کی تعریف نہیں کی گئی ہے۔ لیکن یہاں پارٹیز کی بات آگئی ہے۔ اس وجہ سے اس چیز کو میں منسٹر صاحب کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ جو امینڈمنٹ لائے ہیں وہ اپنے مستاجرین کو فائدہ پہنچانے کے لئے لائے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس قانون کے تحت معاہدہ ہوگا۔ اس لئے میں سبجیکٹ ٹو سکشن (۱۴) کے الفاظ لایا ہوں۔ آنریبل منسٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ معاہدات کالعدم یا کسی چیز کے کرنے کے سلسلہ میں معاوضہ لیا جاسکتا ہے۔ لیکن آنریبل منسٹر ہرجہ اور واجب الادا رقم کے مابقی فرق کرنے میں فیل ہوچکے ہیں۔ مکرر رقم وصول کرنا اور چیز ہے اور معاوضہ پانا اور چیز ہے۔ ہرجہ جو واجب الادا ہو اس میں اور رقم معاوضہ میں فرق ہے۔ اس لئے کہ معاہدہ کالعدم کے تحت کوئی شخص معاوضہ پا سکتا ہے ہرجہ پا سکتا ہے لیکن واجب الادا رقم نہیں پاسکتا۔ آپ کے پورے قانون کو دیکھنے سے یہ واضح ہوگا کہ بیچارے جاگیر دار تو ختم ہو گئے لیکن یہ نئے جاگیر دار مستاجرین کی صورت میں پیدا کئے جارہے ہیں۔ جس طرح ایک ونیم آنہ کے ذریعہ جاگیر داروں کے لئے رعایا سے رقم وصول کی جاتی ہے وہی اصول آپ یہاں بھی اختیار کر رہے ہیں۔ اور وہ بطور زر مالگزاری رقم وصول کرینگے۔ اور برتن وغیرہ ہراج کر کے رقم حاصل کرینگے اگر نہ دئے تو ایک مہینے کی قید میں بھیجینگے۔ یہ احسان آپ کس پر کر رہے ہیں۔ آپ دم تو مستاجرین کا بھرتے ہیں لیکن لپ سمپتھی (Lip Sympathy) غریبوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس کا مقصد یہی معلوم ہو رہا ہے کہ اگر کوئی ذیلی مستاجر مستاجر کو رقم ادا نہ کرے تو آپ جوئے مار کر وصول کرینگے۔ میں اسی وجہ سے اس کی مخالفت کر رہا ہوں۔ منسٹر صاحب نے فرمایا کہ حالات میں جو تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم یہ قانون بنا رہے ہیں۔ میں عرض کرونگا کہ قانون آنے کے بعد ایسی چیزیں اور بڑھ جائیں گی۔ جس مرض کا آپ علاج کرنا چاہتے ہیں وہ اور بڑھ جائیگا۔ کیونکہ مرض میں جس قدر شدت پیدا کی جاسکتی ہے وہ آپ کر رہے ہیں۔ آپ موجودہ حالات پر کسی اور نقطہ نظر سے غور کر رہے ہیں اور ہم کسی اور نقطہ نظر سے غور کر رہے ہیں۔ ہم اون لوگوں کے نقطہ نظر سے غور کر رہے ہیں جو محنت کرتے ہیں اور آپ کا خزانہ بھرتے ہیں۔

ایک آنریبل ممبر - آپ سے مراد -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - آپ سے مراد حکومت ہے۔ لیکن حکومت ان لوگوں کے نقطہ نظر سے غور کر رہی ہے جو بیچ کے دلال ہیں جو ادھر مزدوریوں کو ڈالتے ہیں اور ادھر حکومت کو ڈالتے ہیں۔ اس طرح ان دونوں کو ڈوبانے والے مستاجرین کی تائید میں آپ قانون لا رہے ہیں۔ اس لئے یہ قانون آج کے تقاضوں کو پورا کرنے والا نہیں۔ حکومت جو پرانی چال چل رہی ہے اس کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ لیکن حکومت "گھوڑا جل گیا طویلہ گر گیا یار نہ چھوڑے اپنی چال"، کے مطابق عمل کر رہی ہے۔

* شری ایم - بیچا - میں جو ترمیم دفعہ (۳۳) میں پیش کیا ہوں وہ پراویڈو (بی) ایڈ

(Add) کرنے کے لئے ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

“(b) Such person has occupied the business on the basis of a written agreement between him and the lessee and such agreement is produced and proved to have been attested in the prescribed manner before the Collector or such other officer as may be authorised by Government in this behalf.”

اس میں یہ شرط نہیں بتائی گئی ہے کہ رٹن اگرمنٹ (Written Agreement) جو مستاجر اور ذیلی مستاجر کے بیچ میں ہوگا وہ معاملہ پند و باٹ کرنے کے پہلے داخل کرنا پڑیگا یا سال کے آخر میں جب بقایا وصول کرنے کی ضرورت پڑیگی یہ اگرمنٹ پیش کرنا پڑیگا۔ اس میں چونکہ یہ نہیں بتایا گیا تھا اس لئے میں نے یہ ترمیم دیش کی ہے۔

* شری۔ ایم پچیا۔ مسٹر اسپیکر۔ اس ترمیم میں یہ نہیں بتلایا گیا کہ اگرمنٹ جو مستاجر اور ذیلی مستاجر یا تراشنے والے کے درمیان ہوتا ہے معاملہ پنڈوباٹ ہونے سے پہلے داخل کرنا پڑیگا یا آخر مال میں جبکہ بقایا وصول کرتے وقت پیش کرنا پڑیگا اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ (Prior to leasing of business) اس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ معاملہ پنڈوباٹ کرتے ہیں اور جو منافعہ معاملہ پر لینا چاہتے ہیں اسپرگورمنٹ قابض رہ سکتی ہے۔ اس ترمیم کا دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ مستاجر اپنے ذیلی مستاجر یا تراشنے والے یا اکوپائر (Occupier) سے جو معاملہ کرتا ہے اس پر ۱۵ فیصد سے زائد منافع نہ لینا چاہئے۔ مسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ قید خلاف دستور ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ یہ کیسے خلاف دستور ہے کیونکہ جب ہم کنزیومر گڈس (Consumer goods) پر کنٹرول کرتے ہیں تو ہم ایک مقررہ مارجن (Margin) فکس کرتے ہیں کہ اس سے زائد پرافٹ نہ ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورمنٹ اسپرکنٹرول کر سکتی ہے اور یہ خلاف دستور نہیں ہے۔

“The lessee has payed all the amounts due from the Govt.”

دوسری چیز اسی پراویز میں یہ بتلائی گئی ہے کہ “

جب آپ ذیلی مستاجر یا ٹیپر سے بقایا وصول کرنا چاہتے ہیں تو اسکو ریویو ایریئرس (Revenue arrears) کے طور پر وصول کرنا چاہتے ہیں۔ تب اس کے معنی یہ ہونگے کہ مستاجر اتنا بقایا پہلے سے کرے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ذیلی مستاجر جب پوری رقم ادا کرچکا ہے تو اسکو قانون کے تابع کیسے لایا جاسکتا ہے۔ اس لئے یہ ایک کانفلکٹنگ کلاز (Conflicting clause) ہے۔ اگر ذیلی مستاجر رقم بقایا ہو تو اس کے خلاف سیول کورٹ میں مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے۔ سیول کنٹراکٹس کو بھی کورٹ میں جانے کا موقع ہے اس لئے گورمنٹ ذیلی مستاجر کے تعلق سے کورٹ میں کیسے جاسکتی ہے۔ اگر گورمنٹ کے تمام

ڈپارٹمنٹس اپنے مقدمات سیول کورٹس میں لے جائیں تو مجھے ڈر ہے کہ ان کے لئے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ آخر میں میں اپیل کرتا ہوں کہ میں نے جو اسٹنڈنٹ پیش کیا ہے اسکو بخوشی منظور کر لیا جائے اس نقطہ نظر سے کہ تراشنے والے اور خریدنے والے کو جنکی معاشی حالت خراب ہے پروٹکشن ملے۔

شری کے۔ رام ریڈی۔ مسٹر اسپیکر۔ جنرل ڈسکشن کے سلسلہ میں میں نے عرض کیا تھا کہ آبکاری اسٹنڈنٹس کے دو تین مقاصد ہیں۔ آنریبل منسٹر ان کو جس شکل میں رکھنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ ایک تو یہ کہ کلالوں سے مستاجروں کو کس طرح فائدہ پہنچے۔ اور دوسرے یہ کہ پٹہ داروں کو کس طرح فائدہ پہنچے۔ دفعہ ۴۳ میں اسٹنڈنٹ کا سوائے اسکے کوئی اور مقصد نہیں ہے۔ صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہے مجھے آنریبل ممبروں سے یہ کہنا ہے کہ آج کی حکومت ایک عوامی حکومت ہونے کے باوجود اس بات پر تلی ہوئی ہے کہ ہر معاملہ میں پولیس کے ایک جوان کو پیچھے رکھ کر کاروبار کرے یا ہماری کانسٹیٹیوشنل لائف (Constitutional life) کو برقرار رکھتے ہوئے لیگل جوسڈکشن (Legal jurisdiction) دینا چاہتی ہے۔ آنریبل منسٹر انچارج نے اس بل میں اسٹنڈنٹس لائے ہیں اور جو آنریبل ممبرس آرڈری بنچس پر بیٹھے ہیں کسی چیز پر غور کئے بغیر انکی تائید کرنا چاہے۔ تو میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس سے ہماری فنکشننگ (Functioning) بے معنی ہو جاتی ہے۔ دفعہ ۷ کے تعلق سے میں نے پہلے دن ہی عرض کیا ہے اور جیسا کہ منسٹر صاحب نے فرمایا کہ لوگ بے ایمان ہو گئے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون بے ایمان ہو گیا ہے آیا وہ مستاجر جو معاملہ کرتا ہے۔ دلالی کرتا ہے وہ یا غریب کلال جو مستاجر کو برابر رویہ دیتا ہے لیکن مستاجر سرکاری رقم بقایا رکھتا ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ یہ میرا خود تجربہ ہے۔ شائد انہیں ان ہی مستاجروں اور دیشمکھوں کا تجربہ ہوگا جنکے بنگلوں میں آنریبل منسٹر رہے ہونگے۔ لیکن آپ نے یہ نہیں سمجھا کہ آج عوام اور غریب عوام کی حکومت ہے تو ان کے لئے کوئی پروویژن ایسا بنایا جائے جس سے انکی حالت سدھرے۔ انہیں تقاوی دینے یا قرضہ دینے کے لئے کوئی گنجائش نہیں پیدا کی گئی۔ اسکے برعکس مستاجر جو انکے پالتو (متبنے) لڑکے ہیں انکی سہولت کے لئے یہ پروویژن بڑھایا گیا ہے۔ آنریبل منسٹر جب نلگنڈہ کے دورہ پر تھے اس وقت میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ جو سرکاری رقم بقایا ہے کم از کم وہ وصول کر لینگے لیکن ایک مہینہ دو مہینہ کے بعد اب یہ فکر ہو گئی ہے کہ مستاجر کے پیسے کیسے ملینگے۔ اسلئے جائداد کو فرق کرا کے پیسے وصول کرنے کا پروویژن یہاں رکھا گیا ہے۔ آنریبل ممبران تو یہ معلوم ہوگا کہ جب کوئی معاملہ آبکاری ہراج ہوتا ہے تو اسکے چند شرائط ہوتے ہیں اسکے باوجود آج مزید قیود عائد کر کے اور مزید پیچیدگیوں کو بڑھا کر یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے میں نے یہ عرض کیا ہے کہ مستاجر کی جائداد کو ہراج کرنا ہوتا ہے

تو وہ ہراج نہیں کی جاتی کیونکہ وہ منسٹر صاحب کے پاس کہاں کہاں سے سفارش لاتا ہے۔ یہ ان ہی کا کوئی نہ کوئی عزیز ہوگا لیکن غریب کلال کا کون ہوتا ہے جو اسکی سفارش کرے یا اثر ڈالے۔ اسنے وہ اپنے گھر کی ہنڈیاں تک بیچ کر سب انسپکٹر آبکاری کو پیسہ ادا کرتا ہے۔ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ حکومت کو پیسہ بھی مل رہا ہے اور کلال بھی خوش ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ آج کانگریس حکومت ہی یہ کرسکتی ہے اور وہ کرسکتی ہے۔ وہی نیک ہے اور وہی سچی بن جاتی ہے۔ لیکن یہ نہیں سوچا جاتا کہ بیچ میں جو دلال ہے اسکو ڈبایا جائے۔ اسکو ختم کیا جائے۔

اس سے پہلے ٹری ٹودی ٹیپیر کا نعرہ لگایا گیا۔ اسکے تعاقب سے کہا گیا کہ ہم نے اسکی کوشش کی لیکن کیا کریں کہ بعض سیاسی اختلافات رکینے والے ہمیں کامیاب نہیں ہونے دیتے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ اسکی وجہ سے اڈمنسٹریشن چلانا مشکل ہو جائیگا۔ دفعہ ۴۳ اور ۷ کی وجہ سے ہر طرح کی مشکلیں پیش آرہی ہیں جسکی وجہ سے اڈمنسٹریشن میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں اگر اسکی بجائے ٹری ٹودی ٹیپیر کی اسکیم پر عمل کیا جاتا تو اس سے ذمہ داری بھی زیادہ نہ بڑھنے باقی اور یہ کلال کے لئے فائدہ کا باعث ہوتی۔ خصوصاً جہاں تک اگرینٹ کا تعلق ہے اسکی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی معاملہ تین ہزار کا ہو اور اسکو چھ ہزار میں پندوبائٹ کیا جائے تو اسکو روکنے کے لئے کوئی پروویژن ہی نہیں ہے اسکو ریزنبل (Reasonable) نہیں بنایا جاسکتا۔ یہاں مستاجر کے پیسے حکومت وصول کر کے دینے کی ذمہ داری تولے رہی ہے لیکن اسکو زائد منافع لینے سے روکنے کے لئے کوئی پروویژن نہیں بنایا جاتا۔ جس طرح ٹینسی بل بنانے سے پہلے جائیداد پوری تقسیم کر لی گئی ہے اس طرح آبکاری بل بنا کر مستاجر کو متصدا بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے میں آنریبل منسٹر انچارج سے یہ درخواست کرونگا کہ اگر حکومت کی یہی خواہش ہے اور وہ یہ سمجھتی ہے کہ ہم مستاجر کی تائید کرنے کے لئے ہی یہاں بیٹھے ہیں تو کم از کم اتنا تو کرنا ہی چاہئے کہ اسکو ۱۰ فیصد سے زائد منافع حاصل نہ کرنے دیا جائے۔ ورنہ معاملہ کرنے کا جہاں تک تعلق ہے مستاجر دفعہ ۴۳ کے تحت حکومت سے کہے گا کہ رقم وصول کر کے دو۔ اس سے حکومت کو سخت نقصان پہنچے گا اور بربادی ہوگی اوسکی جو محنت کرتا ہے اور پسینہ ٹپکاتا ہے۔ اسپر ممکن ہے کہ آنریبل منسٹر متعلقہ یہ کہیں کہ اس سے تو اصل منافع سٹرکٹ (Restrict) ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ ہوگا۔ مگر آپ کلال کے پاس کب جاتے ہیں صرف اسی وقت جبکہ مستاجر رقم بقایا رکھتا ہے۔ اس سے پہلے آپ نہیں جاتے۔ اسلئے لیزر اور پارٹنر سے متعلقہ ترمیم اور ۱۰ فیصد سے زائد منافع نہ لینے کے لئے جو ترمیم پیش کی گئی ہے اسکو قبول فرمایا جائے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

* شری عبدالرحمن - مسٹر اسپیکر - ہمارے قانون آبکاری کی یہ بالکل آخری ترمیم ہے جسکے بعد یہ قانون منظور ہو جائیگا۔ دفعہ ۷ کی ترمیم کے سلسلہ میں بعض

دوستوں نے ہاؤز سے باہر مجھ سے یہ پوچھا کہ اس ترمیم سے حکومت کو یہ بھی اختیار مل گیا ہے کہ جو شخص حکومت سے کوئی معاہدہ نہیں کرتا ، فریق نہیں ہوتا اس پر بھی ذمہ داری عائد کر دی گئی ہے اور اس سے بھی رقم وصول کرنے کا حق حکومت کو پہنچتا ہے ۔ میں نے انکو جواب دیا کہ میں مجبور ہوں ۔ میری جماعت مجبور ہے ۔ آپ نے ہی اکثریت کے ساتھ انکو ووٹ دیا ہے اسلئے یہ قانون بنا ۔ اب جبکہ قانون بن چکا ہے تو اسکی تعمیل میرا بھی کام ہے اور آپ کا بھی ۔ ہم نے تو اسٹنڈنٹ پیش کر کے اپنا فریضہ ادا کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں مختلف سوالات ہوتے رہے اور انہوں نے کہا کہ قانون آبکاری کی ترمیمات غیر موزوں ہیں ۔ اس میں دو تین چیزیں بہت نمایاں ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ حکومت کی آمدنی متاثر نہو بلکہ روپیہ میں پورے سولہ آنے وصول ہوں ۔ ہاں صاحب ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ پوری رقم وصول ہونا چاہئے ورنہ حکومت کے کاروبار درہم برہم ہو جائینگے ۔ دوسری خاص چیز جو پورے قانون میں نظر آئی وہ یہ ہے کہ مستاجر کی ایجنسی اور دلالی کا حق حکومت اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے ۔ وہ انکی ایجنٹ بن رہی ہے وہ کم رہے ہیں کہ تم من مانی قیمت پر تانے والوں اور حصہ داروں سے منافع لوہم ہیں لٹ لیکر آنے والے ۔ ہم ہیں تمہارے لئے کاندھے پر بندوق رکھ کر آنے والے ۔

ایسا تصور دفعہ ۳۳ میں رکھا گیا ہے ۔ دفعہ ۷ میں یہ کہتے ہیں کہ قابض کوئی ہو ہمارے پیسہ چاہئے ۔ جیسے پہلے چاؤش کہتے تھے کہ اصل نہیں تو نہیں پہلے سود دیدو ۔ اس طرح دفعہ ۷ کے ذریعہ اپنے پیسے آپ قابض معاملہ سے وصول کر لینا چاہتے ہیں ۔ اب مستاجر کی ایجنسی یا دلالی کا معاملہ بھی ۳۳ سے پورا ہو رہا ہے ۔ ہم منسٹر صاحب سے یہ امید کر رہے تھے کہ وہ بلاک مارکٹنگ کو ختم کر دینگے ۔ اور بڑے مستاجر جو استحصال کرتے ہیں اسکو ختم کر دینگے ۔ لیکن آپ تو بلاک مارکٹنگ کی پیٹ ٹھونک رہے ہیں ۔ انہیں آپ کہتے ہیں کہ کسی طرح ایک سو کا معاملہ بھی کسی کو ۔۔۔ میں دیدو تمہارے لئے ہم تیار ہیں ۔ دفعہ ۳۳ لاکر آبکاری کے عہدہ داروں کو یہ پاور دیتے ہیں کہ شکمیدار یا جو کوئی چھوٹا مستاجر ہو اس کا گھر لوٹ کر لاکر بنکٹ لال بدروکا ۔ رنگا ریڈی ۔ ڈی ۔ ڈی اٹالیہ وغیرہ ان لوگوں کے گھر بھر دین اور ہوسکے تو آپ اس کام کے دو تین جیب بھی فراہم کر دینگے ۔ دفعہ ۳۳ کے ذریعہ آپ قومی آمدنی کو بھی متاثر کر رہے ہیں ۔ اگر کسی بڑے مستاجر کو چھوٹے مستاجر سے کوئی رقم وصول شدنی تھی تو وہ عدالت جاتا تھا ۔ وہاں رسوم وصول کیا جاتا تھا ۔ لیکن آپ اس سے ہمیں محروم کر کے اپنے لاڈلے پیاروں کی خاطر یہ دفعہ ۳۳ لا رہے ہیں ۔ دفعہ ۳۳ آخر الوداعی دفعہ ہے ۔ میں منسٹر صاحب سے امید کرتا ہوں کہ وہ حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے پیش کی ہوئی ترمیم کو قبول کرینگے ۔ اور اس طرح عوام کی آواز کو سنینگے ۔ ورنہ وہ عوام کے سامنے ذمہ دار رہینگے ۔

[Mr. Speaker in the Chair.]

شری کے - انٹ ریڈی - (بالکنڈہ) اس ترمیمی قانون کے دفعہ ۳۳ کا میں نے بغور مطالعہ کیا - یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ آیا اسکا کوئی جواز یا ویاڈیٹی (Validity) ہے یا نہیں - اور یہ بھی کہ یہ سکشن کہانتک قابل قبول ہے - قانونی - واقعی اور ریزن - ان تینوں کو ملا کر اگر اسپر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسکے ذریعہ حکومت چاہتی ہے کہ بڑے بڑے مستاجروں کی تائید کی جائے - سکشن ۷ اسلئے لایا گیا کہ اگر حکومت کو کوئی بقایا کسی خلاف ورزی یا محصول کی بابتہ وصول طلب ہو تو وہ اس شخص سے وصول کیا جائیگا جو معاملہ پر قابض ہے - یا ان اشخاص سے وصول کیا جائیگا جو اس سے مستفید ہوتے ہوں - سکشن (۱۴) کے لحاظ سے یہ کیا گیا کہ اگر کوئی پارٹنر ہو تو اس پارٹنر شپ کی اطلاع کلکٹر کو کی جائے اور وہ سرٹیفائی (Certify) کرنے کے بعد وہ یا مضابطہ لسی (lessee) بنیگا - ان دونوں سکشنس کو (۳۳) کے ساتھ لنک (link) کرنے کی کوشش کی گئی ہے - میں نے فسٹ ریڈنگ کے موقع پر آنریبل منسٹر سے یہ مننے کی بغور کوشش کی کہ وہ سکشن ۳۳ کے جواز میں کیا دلائل پیش کرتے ہیں - انہوں نے کہا کہ اگر ہم مستاجری مدد نہ کر کے اسکو ذیلی مستاجرین سے پیسہ نہ دلائیں تو وہ سرکاری رقم داخل نہ کرسکیگا اور اسطرح سرکار کا نقصان ہوگا - انہوں نے اسکی تائید میں بھی کہا کہ سابقہ قانون میں اس دفعہ ۳۳ کو اسی اصول پر رکھا گیا تھا - میں نے اسکو پڑھنے کی کوشش کی - اور یہ دیکھا کہ اسکے پیچھے کیا اسپرٹ ہے - پہلے کے سکشن ۳۳ میں بجا طور پر یہ اختیار کلکٹر کو دیا گیا ہے کہ تعہدار کو ذیلی مستاجر سے کوئی بقایا وصول طلب ہو تو مثل بقایا مالگزار کو وصول کرسکتا ہے - اس سکشن میں اس جزو کو لاتے ہوئے جو پراویز رکھا گیا ہے اس پرانی اسپرٹ کو ختم کرتا ہے - دفعہ ۳۳ دراصل اس مقصد کے لئے ہے کہ اگر سرکار میں مستاجر بقایا دار ہو تو تعہدار یا مستاجر ذیلی مستاجر سے کلکٹر یا تعلقدار وصول کرے گا - لیکن جب وہ پوری رقم داخل کردے جیسا کہ اس میں شرط رکھی گئی ہے تو ایسی صورت میں اسکی اوایڈیٹی کا سوال پیدا ہوتا ہے - میں اسکے جواز کو چیلنج کرتا ہوں - یہ تو مستاجر اور ذیلی مستاجر کا خانگی معاملہ ہے - آپ یہ شرط بھی لگاتے ہیں کہ اس معاملت کو کلکٹر کے پاس درج رجسٹر کرائیں - اس کا اثر بھی اس وقت تک ہوگا جب تک کہ سرکار کو کوئی رقم معاملہ باقی ہو - اسکے بعد کوئی وجہ نہیں پائی جاتی - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کا مقصد بڑے بڑے مستاجروں کو فائدہ پہونچانا ہے - ایسا نہونا چاہئے - اس طرح حکومت سیول کورٹ کے رائٹس اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے - اس سے آئٹلہ کامپٹنسی (Competency) اور جورسڈکشن (Jurisdiction) کے مسائل پیدا ہونگے -

میں یہ عرض کرونگا کہ ان تمام چیزوں پر سوچکر اس دفعہ کو منظور کیا جائے -

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی - اسپیکر - دفعہ ۳ کے بارے میں ہ تریمات پیش کی گئی ہیں۔ اولاً میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ تریمات پیش کرنے والے معزز اراکین کسی قدر مغالطہ میں ہیں۔ دفعہ ۳ کے پہلے دو حصے تھے۔ ایک ضمن یہ تھا کہ ”محصول آبکاری - رقم تعہد یا اور رقم جو سرکار عالی کو واجب الوصول ہو ذمہ دار اصلی یا اسکے ضامن سے یا بصورت متذکرہ دفعہ ۷ وہ رقم تعہد دار قاصر کو واجب الوصول ہو اس کے شکمیداروں یا ماتحت کے دکان داروں سے مثل بقایا مالگزاری وصول کی جاسکے گی۔“

دوسرا ضمن یہ ہے۔

”تعہد دار اپنے شکمیداروں سے رقم واجب الادا اندرون ایک سال مثل بقایا زر مالگزاری بہ توسط تعلقدار وصول کراسکے گا۔“

اگر مستاجر کو آمدنی سے محروم کیا جا رہا ہو تو ایسی صورت میں ضمن (۲) ہے۔ ضمن (۲) کو دفعہ (۳) بنا دیا گیا۔ جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ”تعہدار نے وہ جملہ رقمات ادا کر دئے ہوں جو سرکار عالی کو اس سے واجب الوصول ہوں۔“ اسکے دو اغراض ہیں ایک تو یہ کہ جب معاملہ عدالت میں جاتا ہے تو عدالت اخراجات عدالتی رسوم طلبانہ لیتی ہے۔ جو شخص دوسرے کے لئے کام کرتا ہے اسکو معاوضہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ عدالت جب بقایا دلاتی ہے تو اپنا خرچہ بھی دیتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ تعہدار کے لئے بھی مفید ہے اور باقیدار پر کوئی ذمہ داری اضافہ نہیں کی گئی ہے۔ جو رقم مستاجر کو واجب الادا ہو وہ ادا کی جائیگی۔ اس سے عدالت دیوانی میں جانے کی مستاجر کو ضرورت نہیں پڑتی اور عدالت میں معاملہ جائے تو معہ خرچہ ڈگری ہوتا ہے۔ اگر کلکٹر کے پاس جائے تو قابض معاملہ پر خرچہ کا بار نہیں پڑیگا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے اسکو کوئی نقصان پہنچےگا۔

اس دفعہ میں ”بہ تابع دفعہ ۳“ کے الفاظ اضافہ کرنے کے بارے میں ترمیم آئی ہے۔ ضمن (ب) یہ ہے کہ

”ایسے شخص نے کاروبار پر قبضہ اپنے اور تعہدار کے مابین تحریری اقرار نامہ کی بناء پر حاصل کیا ہو اور ایسا اقرار نامہ کلکٹر یا ایسے دیگر عہد دار کے رویرو جسے سرکار عالی نے اس بارے میں مجاز کیا ہو پیش اور ثابت کیا جائے کہ اس کی تصدیق مقررہ طریقہ کے بموجب ہوئی ہے۔“

کوئی شخص قابض معاملہ سے رقم وصول کرنے کی درخواست کرتا ہے تو ہم پہلے یہ اطمینان کر لینگے کہ جس تاریخ میں قابض معاملہ کو معاملہ دیا گیا آیا وہ تحریراً دیا گیا یا نہیں۔ اور اس تحریر کی اس تاریخ پر عہدہ دار مجاز نے تصدیق کی ہے یا نہیں۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ من بعد قرضی معاملہ بنا لیا گیا ہو مصلقہ معاملہ ہونے کی صورت

میں مقدمہ عدالت دیوانی جانے کی مشکل سے بچنے کے لئے یہ رکھا گیا ہے۔ دفعہ ۱۴ حصہ داروں سے متعلق ہے۔ یہ ذیلی قابضین سے متعلق ہے۔ اگر حصہ دار منظورہ ہے تو مثل مستاجر کے راست اس سے رقم حاصل کی جاسکتی ہے۔ وہاں شکمیدار کا مسئلہ متعلق نہیں ہوتا۔ اگر وہ منظورہ نہ تو مثل راہرو کے ہے۔

اس واسطے رقم ادا کرنے کے بعد جو مدت دی گئی ہے وہ بھی قولداروں کے فائدہ کے لئے ہے اسلئے تحت دفعہ ۱۴ الفاظ کے اضافہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ ضمن ب میں کافی احتیاط برتی گئی ہے۔ دوسرے یہ کہ ”کسٹمر“ (Customer) گاہک کے الفاظ اضافہ کرنے کی تجویز ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم محض مذاق کے لئے لائی گئی ہے۔ میں قابض معاملہ سے رقم کے وصول کرنے کا انتظام کر رہا ہوں اور آپ یہ کہتے ہیں کہ سیندھی پینے والوں سے رقم وصول کی جائے یہ عجیب سی بات ہوگی۔ میرا تو خیال یہی قائم ہو رہا ہے کہ یہ ترمیم محض مذاق کی خاطر پیش کی گئی ہے جو لائق حذف ہے۔ اسکے بعد ضمن الف کو خارج کرنے کی ایک ترمیم ہے۔ ترمیم پیش کرنے والے صاحب کا کیا منشا ہے میں نہ سمجھ سکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی ایک مذاق کے لئے پیش کی گئی ہے۔ آپ شکمیدار سے رقم وصول کرنے کی خواہش کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہ سرکار کا باقیدار نہ رہنا چاہئے۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ تعہد لینے سے پہلے اس پر رقم کیسے باقی رہ سکتی ہے۔

دوسری ترمیم یہ ہے کہ قولداروں کو مستاجر ۱۵ فیصد سے زائد اضافہ پر قول نہ دے۔ اچھا ۱۵ فیصد نہیں ۱۰ فیصد رکھ لیا جائے۔ ۱۰ فیصد نہیں پانچ فیصد رکھا جائے۔ پانچ فیصد نہیں ایک فیصد بھی اگر مل جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مستاجر معاملہ دینے کے لئے آمادہ ہو جائیگا کیونکہ اگر اسکو ایک فیصد بھی گھر بیٹھے منافع مل جائے تو کیا برا ہے۔ یہ ۱۵ فیصد۔ ۱۰ فیصد اضافہ دیکر لینا تو لینے والے کی مرضی پر منحصر ہے۔ اوس پر کون جبر کیا ہے کہ وہ اضافہ دیکر لے۔ آخر وہ ۱۰ فیصد منافع کیوں دیتا ہے۔ مستاجر (۱۰۰) روپیہ کی بولی بولتا ہے تو اسکو حق حاصل ہے کہ (۱۰۱) کی بولی لگائے۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ چیز دستور کے بھی خلاف ہوگی۔ کیونکہ حقوق سے استفادہ کا اختیار ہر ایک کو مساوی طور پر حاصل ہے۔ اور ایسی ترمیم کی جائے تو اوس اختیار میں مداخلت ہوگی۔ اسلئے میں کھونگا کہ دستور کے تحت بھی یہ تحدید عائد نہیں کی جاسکتی اور عقلاً بھی ایسی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی۔ ہراج میں لینے کے لئے کوئی امتناع جب نہیں ہے تو کیوں ہراج میں آکر سب کے ساتھ بولی بول کر اپنے واجبی حق کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ ان حالات میں میں معزز ممبر سے اپیل کرونگا کہ وہ ان ترمیمات سے دست بردار ہوں اور موجودہ دفعہ جو ترمیم کی شکل میں لائی گئی ہے اسکو بحسنہ قائم رکھا جائے۔

بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ ترمیمات غریب لوگوں کو برباد کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسا قیاس کیوں قائم کیا جاتا ہے۔ کیا غریبوں کی

مدد کا ٹھیکہ صرف اپوزیشن کے ممبران نے لیا ہے۔ کیا ہم غریبوں کی مدد کا خیال لیکر یہاں نہیں آئے ہیں۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر نلگنڈے کے کسی دیہاتی سے کہیں تو حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ یہاں آنریبل ممبرس کے سامنے اس قسم کی باتیں میں کھونگا تو شائد کچھ بھلی معلوم نہیں ہوتیں اور وہ اس کا اثر بھی نہیں لینگے۔ میں پھر آپ صاحبین سے اپیل کرونگا کہ اپنی ترمیمات واپس لیں اور میرے پیش کئے ہوئے مرمہ دفعہ کو منظور کریں۔

Mr. Speaker: I shall now put the amendments to vote. Does Shri K. Venkatrama Rao want his amendment to be put to vote?

Shri K. Venkatrama Rao: Yes, Sir.

Mr. Speaker: The question is:

“That in line 5 of section 43 of the Act proposed to be substituted by clause 39 of the Bill, between the words ‘person’ and ‘who’ the following, namely

‘subject to provisions of section 14 of the Act’ be inserted.”

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

(a) “That at the end of the proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following words, namely—

‘prior to the leasing of the business’ be added.”

(b) “At the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following, namely

‘(c) the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business be added.”

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

“That Clause 39 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 39 was added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is :

“ That Clause 40 stand part of the Bill ”

The motion was adopted.

Clause 40 was added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is :

“ That Short title, Commencement and Preamble stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

Shri K. V. Ranga Reddy : Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

“ That L.A.Bill No. XIX of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Abkari Act (No. I of 1316 F.), be read a third time and passed. ”

Mr. Speaker : The question is :

“ That L. A.Bill No. XIX of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Abkari Act (No.1 of 1316 F.), be read a third time and passed.”

The motion was adopted.

Announcement by the Speaker re : the decisions of the Business Advisory Committee

Mr. Speaker : Before we take up the next item on the Agenda, I have to inform the House that the Business Advisory Committee met just now and has decided that the non-official day should be postponed from 29th instant to 30th instant Tomorrow, we shall take up the second reading of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953 as reported by the Select Committee, and the non-official resolutions will be taken up on the 30th instant

Agricultural Debtors) اس کے بعد کی تاریخ میں اگر کچلچرل ڈیٹرس رلیف بل (
Relief Bill) لیا جائیگا۔ انٹمنٹس کے لئے ۵ - اکتوبر کی تاریخ آخری ہوگی۔
 ۱۲ بجے تک انٹمنٹس آ جانے چاہئیں۔ ۳۰ تاریخ تک ٹیننسی بل پر ٹسکشن ختم ہوگا۔
 اس کے بعد دوسرے آئینس لئے جائینگے۔

Business of the House

Shri M. Buchiah : Mr. Speaker, Sir, 120 members of this House have submitted to you a memorandum requesting that 1st October, 1953 be declared holiday in connection with the inauguration of the Andhra State. May I know what has happened to it ?

Mr. Speaker : I read that memorandum, unless it is declared a general holiday, I would like the House to meet and work.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - مسٹر اسپیکر سر - جب کہ ہاؤز کی اکثریت نے آپ سے درخواست کی ہے کہ پہلی اکتوبر کو تعطیل دیجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤز کی اکثریت کی یہ خواہش پوری ہونی چاہئیے اور پہلی اکتوبر کو ہاؤز کا کاروبار بند رہنا چاہئیے تاکہ جو لوگ کرنول جانا چاہتے ہیں وہ سہولت سے جاسکیں - جہاں تک مجھے معلوم ہے اکثر لوگ جانا چاہتے ہیں - اوس روز اگر تعطیل رہے تو لوگوں کو سہولت ہوگی -

مسٹر اسپیکر - اوس روز کے لئے گورنمنٹ نے کوئی تعطیل کا اعلان نہیں کیا ہے - اس لئے میں ہاؤز کا کاروبار بند نہیں رکھ سکتا - بھر بھی میں دیکھوںگا - اگر کل تک کوئی موشن اس بارے میں آئے تو میں غور کرونگا -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - جی ہاں - میں اس کے لئے کل موشن لاؤنگا -

Consideration of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No. 1 of 1953; the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker : We shall now take up the next item.

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

“That L. A. Bill No. 1 of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950 as reported by the Select Committee, be read a second time.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That L. A. Bill No. 1 of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950, as reported by the Select Committee, be read a second time.”

Mr. Speaker: I would in this connection like to invite the attention of the Members to Rule 134 (3) of the Assembly Rules, which says :

“ On a motion made under this Rule, the general provisions of the Bill may be discussed in the light of the Select Committee's report.”

The motion referred to above is as mentioned in Rule 134 (1) of the same Rules, which says :

“ After the presentation of the report of a Select Committee on a Bill, the member in charge may move

(a) that the Bill as reported by the Select Committee be read a second time either at once or at some future date to be then stated,.

اسپر جو بحث ہوگی وہ اس حد تک محدود رہیگی۔ فرسٹ ریڈنگ کے وقت جو بحث ہوچکی ہے وہ نہ ہوسکے گی۔ اس سلسلہ میں کلاز بائی کلاز ٹسکشن نہیں ہوگا۔ البتہ سلکٹ کمیٹی کی جو رپورٹ آئی ہے اسکی حد تک ان دونوں چیزوں کو خارج کرکے بحث ہوسکے گی۔ اس سلسلہ میں بزنس کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ ہاؤز کل صبح ۹ بجے ملے۔

We shall meet tomorrow at 9. a.m. and work till 12 noon and again in the afternoon from 3 to 7-30- p.m.

کل شام تک سیکنڈ ریڈنگ ختم کرلینگے۔

Does the Leader of the House want to say anything ?

Shri B. Ramakrishna Rao : I will just say a few words, Sir.

مسٹر اسپیکر سر۔ سکئنڈ ریڈنگ کے وقت مجھے اسلئے زیادہ تفصیل سے عرض کرنا نہیں ہے کہ فرسٹ ریڈنگ کے وقت اس بل پر تفصیل سے بحث ہوئی ہے۔ اس وقت جبکہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی ہے اور وہ ۱۱۔ ستمبر کو پیش کردی گئی ہے تو میں عالیجناب کی ہدایت کے مطابق صرف ان ہی پوائنٹس کی صراحت کرونگا جو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے متعلق ہیں۔ آنریبل ممبر آف دی ہاؤز کو اور عالیجناب کو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پڑھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ سلکٹ کمیٹی نے چند کلازس میں ترمیمات کئے ہیں۔ اس اہم قانون کے سلسلہ میں اہم امور جو ہوسکتے ہیں وہ یہ ہیں۔ ایک پالیسی (Policy) کا معاملہ۔ دوسرے فیملی ہولڈنگ کا معاملہ تیسرے کاشتکار جو لگان اپنے مالک کو دیتا ہے اوس کا معاملہ اور اسکے بعد قیمتوں کا معاملہ یعنی پروٹیکٹڈ ٹینٹ کو جو خریدنے کا حق دیا گیا ہے

Resumption) سے کتنی رقم ادا کرنی چاہیئے۔ اسکے بعد ریزیشن فار پرسنل کلتیویشن (for personal cultivation) یعنی ذاتی کاشت کے اغراض کے لئے مالک اراضی کن شرائط کے تحت کتنی زمین لے سکتا ہے۔ یہ کوئسچن زیادہ اہم ہے۔ اسکے بعد سکشن (۵۳) بھی زیادہ اہم ہے۔ جس میں دو قسم کی چیزیں رکھی گئی ہیں۔ یعنی ایک تو سیلنگ مقرر کر دیجائے کہ اس سے بڑھ کر جتنی زمین مالک اراضی کے پاس ہوگی اویسے گورنمنٹ اپنے مینیجمنٹ میں لے لیگی اور یہ ادائی معاوضہ اسکو دوسرے طریقہ پر زمین کا بندوبست کر کے اسائن (Assign) کرے گی۔ ایک اور چیز ہے۔ اس بل کے تحت مختلف مدارج پر کارروائیوں کی جانچ کرنے کے لئے مراجعہ اور نگرانی کے اختیارات کن کو حاصل ہونے چاہئیں۔ ان باتوں پر سلکٹ کمیٹی نے غور کر کے ترمیمات کیں۔ بل کے اندر جو بقیہ امور ہیں ان میں سلکٹ کمیٹی نے کوئی ترمیم نہیں کی۔ میں مختصراً پائنٹ بائی پائنٹ عرض کرونگا کہ کس امر کے بارے میں کیا ترمیم کی گئی ہے۔ جہاں تک پالیسی (Policy) کا تعلق ہے جو چیز اورجینل بل (Original Bill) میں رکھی گئی تھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ فیملی ہولڈنگ جو اس قانون کا ایک بہت اہم جزو ہے اوس میں تھوڑی سی ترمیمات سلکٹ کمیٹی نے کی ہیں۔ اورجینل بل میں فیملی ہولڈنگ کا جو تصور تھا یعنی (۸۰۰) کی نٹ انکم (Net income) اوسکو اصل بل میں قائم رکھا گیا ہے اور اسی نقطہ نظر سے اوسکو دیکھا گیا ہے۔ البتہ یہ اعتراضات آئے تھے کہ یہ چیز ڈیفینیٹ (Definite) نہیں ہے۔ اورجینل بل میں (۸۰۰) نٹ انکم کا معیار قائم رکھتے ہوئے تفصیلات ورک آؤٹ کرنے کی ذمہ داری لینڈ کمیشن پر ڈالی گئی تھی۔ اسکے بارے میں یہ اعتراض ہوا کہ لینڈ کمیشن کو بہت کام دیا جا رہا ہے جسکی وجہ سے کام میں طوالت ہوگی۔ اور اسکے علاوہ بل میں کوئی ڈیفینیٹ انڈیکیشن (Definite Indication) نہیں دیا گیا کہ (۸۰۰) نٹ انکم کے لئے کتنی زمین چھوڑی جائیگی۔ اس لئے لینڈ کمیشن کا اختیار بہت وسیع ہو جائیگا اور فیملی ہولڈنگ ممکن ہے زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے۔ اس لئے یہ کہا گیا کہ جو اسٹانڈرڈ (۸۰۰) نٹ انکم کا بتایا گیا ہے اسکو ڈیفینیٹ بتا کر زیادہ انڈیکیشن لینڈ کمیشن کو دینا چاہیئے تاکہ اوسکے اختیارات محدود ہو جائیں اور کام بھی کم ہو جائے۔ اس نقطہ نظر سے سلکٹ کمیٹی نے کلاز (۴) کی جانچ کی۔ اورجینل بل میں کاسٹ آف کلتیویشن (Cost of Cultivation) کو منہا کرتے ہوئے (۸۰۰) کی نٹ انکم کا تعین کرنے کے لئے یہ امر ایک پروویژن کے تحت لینڈ کمیشن پر چھوڑا گیا تھا۔ لینڈ کمیشن سے کہا گیا تھا کہ ہر ایریا کے لئے فیملی ہولڈنگ فکس کرتے وقت کاسٹ آف کلتیویشن کے بارے میں انوسٹیگیشن (Investigation) کیا جائے۔ چنانچہ سلکٹ کمیٹی میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ جہاں یہ چیز لینڈ کمیشن پر چھوڑی گئی ہے وہاں یہ کیوں نہیں ہو سکتا کہ کاسٹ آف کلتیویشن کے بارے میں کتنا منہا کرنا چاہیئے اسکا

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L.A. Bill
No. I of 1953, the Hyd. Tenancy
& Agr. Lands (Amendment) Bill.*

ڈیفینیٹ انڈیکیشن (Definite Indication) (دیدیا جائے - اس سلسلہ میں میں عرض کرونگا کہ سلکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ اور سفارشات پیش کرنے سے قبل (۵۰) سٹنگس (Sittings) کئے - اور کوئی (۴۰) سے زائد لوگوں کے بیانات لئے گئے - ان بیانات کی روشنی میں سلکٹ کمیٹی نے محسوس کیا کہ جہاں لینڈ لارڈس نے کسٹ آف کٹیویشن (۷۰) (۷۵) پرسنٹ بتایا تھا وہاں کچھ لوگوں نے (۳۰) (۴۰) پرسنٹ بتایا تھا - گواہوں کے کانسنس آف اوپینین (Consensus of opinion) اور ممبروں کے تجربہ سے یہ مناسب معلوم ہوا کہ (۵۰) پرسنٹ کسٹ آف کٹیویشن رکھا جائے - لینڈ کمیشن پر اس چیز کو نہ چھوڑ کر (۵۰) پرسنٹ کسٹ آف کٹیویشن کو منہا کرنے کے متعلق ایک ڈیفینیٹ ترمیم کی گئی - دوسری ترمیم یہ کی گئی کہ (۸۰) سو روپیہ کی جوٹ انکم معین کی جاتی ہے وہ اتنی ڈیفینیٹ ہے کہ سوا ایکر بھی بیس (Basis) ہو سکتے ہیں دو سو ایکر بھی ہو سکتے ہیں - اس سلسلہ میں لینڈ کمیشن کو اختیارات تھے کہ وہ انوسٹیکیشن کر کے اس کا تعین کرے - لیکن یہ بہت وسیع اختیارات تھے اس لئے یہ غور کیا گیا کہ اس ایکٹ میں مینیم اور میگزیم - اپر اور لوور کی لمٹ ایکریج میں یا لینڈ ریوینیو پر پرووائڈ کرنی چاہیئے - ان دونوں چیزوں پر غور کیا گیا کہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کی بناء پر یعنی اتنے روپیہ کی مالگزاری والی زمین کو فیملی ہولڈنگ مقرر کرنا چاہیئے یا ایکریج کی بیس پر یعنی خشکی زمین ہو تو اتنی مینیم ہولڈنگ ہونی چاہیئے - چلکہ لینڈ ہو تو اتنی اور بلاک کائن یا ویٹ لینڈ ہو تو اتنی مینیم اور اتنی میگزیم ہولڈنگ ہونی چاہیئے - اور اس کے لئے ترمیمات بھی پیش کی گئیں - اور یجنل بل کے وقت پر بھی اور اسکے بعد سلکٹ کمیٹی میں بھی اس پر خوب چرچا کی گئی کہ اگر لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کے بیس پر کوئی انڈیکیشن دیا جائے تو وہ ملک کے حالات کے مطابق ہوگا یا نہ ہوگا - گورنمنٹ کے پاس کوئی ایسا قابل اطمینان ڈیٹا (Data) یا سٹیسٹکس (Statistics) موجود نہیں ہیں جن کی بناء پر یہ ڈیفینیٹلی طے کیا جاسکے کہ ایکریج کے بیس پر ہونا چاہیئے یا لینڈ ریوینیو بیس پر ہونا چاہیئے - پھر بھی جو گواہان سلکٹ کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے اور جو بیانات ریوینیو اور سٹلمنٹ آفیسرس (Settlement Officers) کے لئے گئے اور جو تختہ جات وغیرہ سلکٹ کمیٹی نے دیکھے اونکی بناء پر سلکٹ کمیٹی نے محسوس کیا کہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کے ٹرمس میں انڈیکیٹ کرنا زیادہ خطرناک ہوگا - ایکریج میں انڈیکیٹ کرنا اتنا خطرناک نہیں ہوگا - قریب قریب تعینہ تک تو ہم نہیں پہنچ سکتے لیکن اپراکسیمٹلی (Approximately) جتنا کرکٹ ہو سکے اوتنا کرکٹ انڈیکیشن ہم دے سکتے ہیں بشرطیکہ ہم ایکریج کے ٹرمس میں اسکو انڈیکیٹ کریں - اسی وجہ سے سلکٹ کمیٹی نے ایکریج کے ٹرمس میں انڈیکیٹ کرنے کو لیسر ایول (Lesser evil) کی حیثیت میں قبول کیا - اس سلسلہ میں بعض تجاویز بھی پیش کئے گئے لیکن ان تمام حالات پر غور کرتے ہوئے اور اس امر پر غور کرتے ہوئے

*Consideration of the Report of
the Select Committee on L. A. Bill
No. I. of 1953, the Hyd. Tenancy
& Agr. Lands (Amendment) Bill.*

کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں مختلف اضلاع میں سائل (Soil) کی مختلف حیثیت ہے اور پروڈکٹیوٹی (Productivity) میں بھی فرق ہے اسکے علاوہ جانوروں کے لئے بھی کچھ زمین چھوڑنا پڑتا ہے ان چیزوں کو نظر میں رکھتے ہوئے فرسٹ کلاس چلکہ لینڈ کے لئے (۳۰ تا ۴۸) ایکڑ - بلاک کا ٹن سائل کے لئے ۶ تا ۲۰ ایکڑ، ویٹ لینڈس کے لئے ۴ تا ۶ ایکڑ وغیرہ کا تعین کیا گیا - اس کے ساتھ ساتھ یہ چیز پہلے بھی رکھی گئی اور اب بھی رکھی گئی ہے کہ (۸۰۰) کی نٹ انکم کے لئے جو مین اسٹانڈرڈ (Main standard) رکھا گیا اگر اس سے کم ہوتا ہو یا زیادہ ہوتا ہو تو ایسی فیملی ہولڈنگ کو گورنمنٹ بدل بھی سکتی ہے - فیملی ہولڈنگ کے بارے میں سلکٹ کمیٹی کی یہ نہایت اہم ترمیم ہے - میں اس نوٹ پر جو کریٹیسزم (Criticism) ہوا اس کا جواب دینا نہیں چاہتا - جب اس پر بحث ہوگی میں اس کا جواب دے سکتا ہوں -

رینٹ کے بارے میں ویٹ لینڈ کے لئے اور یجنل بل میں جو فیکس کیا گیا تھا اسکو کم کیا گیا یعنی جو ملٹی بل (Multiple) ۴ - ۵ کا تھا ارریگیٹڈ بائی ویلس (Irrigated by wells) اور ارریگیٹڈ بائی ادر سورس (Irrigated by other sources) کے لئے اسکو (۳ - ۴) کر دیا گیا - گویا ایک ملٹی بل ویٹ لینڈ کے رنٹ کے سلسلہ میں کم کیا گیا - امپرومنٹ کے لئے زیادہ رنٹ دلانے کا جو پروویژن تھا وہ ان ڈیفینٹ (Indefinite) ہونے کی وجہ سے یہ کہا گیا کہ ہر چھوٹے موٹے امپرومنٹ کے لئے رینٹ میں اضافہ نہیں دیا جاسکتا بلکہ کوئی بڑا امپرومنٹ لینڈ لارڈ نے کیا ہو تو رینٹ زیادہ دیا جاسکتا ہے - اسکے علاوہ یہ چیز اور یجنل بل میں نہیں تھی - سلکٹ کمیٹی نے اضافہ کیا کہ اکس جاگیر لینڈ (Ex-jagir land) کے دھارہ جات زیادہ ہیں اس لئے وہاں جو ملٹی بل اپلائی (Apply) کیا جائے وہ اڈجائننگ (Adjoining) دیوانی ایریاز کے مطابق ہو - گویا اکس جاگیر ایریاز کے جو ان فلیٹڈ ریش (Inflated rates) تھے اون کی بنا پر ملٹی بل مقرر نہیں ہوگا اسلئے اسپر یہ تحدید عائد کی گئی کہ جو بھی فیر رنٹ ہو وہ ایسا ہونا چاہئے کہ ارریگیٹڈ لینڈس کی گزشتہ تین سال کی جو اینول پروڈیوس (Annual Produce) ہو اوسکے $\frac{1}{10}$ سے نہ بڑھے - اور خشکی زمینات میں $\frac{1}{5}$ سے نہیں بڑھنا چاہئے - سلکٹ کمیٹی کے بعض ممبروں نے اس پر زور دیا کہ گورنمنٹ ایسے ریش مقرر کرے تو اس میں ڈیفینٹنس (Definiteness) آجاتی ہے - یہ بھی کہا گیا کہ ٹیننس کو کیا ش (Cash) یا کائنڈ (Kind) میں ہے (Pay) کرنے کی اجازت ہونی چاہئے - پرائس کے بارے میں تین چار ایسی ترمیمات کی گئیں جن کا فائدہ کلتیویٹرس (Cultivators) کو ملتا ہے - یہ بھی کہا گیا کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو پرائس لینڈ لارڈ کو دینا پڑتا ہے

اپنی اراضی کی قیمت کے طور پر اس کے لئے یہ جنرل پرنسپل لے ڈاؤن (Lay down) کر دیا گیا کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کا جو انٹرسٹ اس لینڈ میں ہے یا اسکی اکیونسی (Occupancy) کا جو تعلق ہے اوسکے لحاظ سے (۶۰) پرسنٹ ویالو (Value) اوسکے انٹرسٹ (Interest) کی ہوگی - اور صرف (۴۰) فیصد ویالو مالک اراضی کے انٹرسٹ کی ہوگی اسکے نتیجہ کے طور پر اور جو چینجس پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کے فائدہ کے لئے کئے گئے اون کا بھی میں ذکر کرونگا - اس طریقہ پر جیسا کہ میں نے عرض کیا تری زمینات کے رینٹ میں کمی کی گئی - اور اسی طرح تری زمینات کی صورت میں بھی قیمت کا جو آفر (Offer) چاہئے اوس میں کمی کی گئی - یعنی ۱۲ - ۸ کی بجائے ۶ - ۸ کی گئی - ایک اور چیز اقساط میں رقم لینے کے متعلق ہے - پہلے اورینجنل بل میں پروٹیکٹڈ ٹیننٹس سے (۱۰) اقساط میں رقم لینے کے متعلق پراویژن تھا - اب (۱۶) اقساط پروپوز (Propose) کئے گئے ہیں - انٹرسٹ کے بارے میں سلکٹ کمیٹی نے تجویز کیا کہ جس طرح لیگل اڈوائس دی گئی ہے اسکے مدنظر پریویلنٹ بینک ریٹ (Prevailing Bank rate) یا گورنمنٹ ریٹ (Govt. rate) کے مطابق طے ہونا چاہئے - اس لئے اورینجنل بل میں جہاں (۳) پرسنٹ انٹرسٹ (Interest) تھا وہاں اب لیگل اڈوائس کے تحت (۴) پرسنٹ کیا گیا - ایک اور ترمیم یہ کی گئی کہ اپریس آف انسٹالمنٹس (Arrears of instalments) کے سلسلہ میں اورینجنل بل میں پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کے لئے یہ تھا کہ آخر کے دو تین انسٹالمنٹس فور فیت (Forfeit) کرے گا تو حق ملکیت اور معاملہ بیع ختم ہوگا - اس میں یہ تحدیدات عائد کی گئی ہیں کہ ڈیفالٹڈ انسٹالمنٹس (Defaulted instalments) کی مقدار ($\frac{1}{4}$) سے زیادہ نہ ہو تو تب وہ معاملہ ختم نہیں ہوگا بلکہ جو بقایا اقساط ہونگے وہ بطور زر مالکزاری وصول کر لئے جائینگے - یہ ترمیم بھی پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کے فائدہ کے لئے کی گئی - اسکے بعد ریزمپشن فار پرنسپل کالٹیویشن (Resumption for Personal cultivation) کا اہم جز ہے - خود اورینجنل بل میں کافی تحدیدات عائد کی گئی تھیں تاکہ زیادہ ایوکشنس نہ ہوں - مثلاً پانچ سال کی ملت رکھی گئی تھی جو کم تھی - پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو دفعہ (۳۸) کے تحت تین مہینے کی نوٹس دیکر پرجیز (Purchase) کرنے کا حق دیا گیا تھا - اور مالک کو دفعہ (۴۴) کے تحت یہ حق دیا گیا تھا کہ پانچ سال کے اندر ریزوم (Resume) کر سکتا ہے - لیکن جس صورت میں پروٹیکٹڈ ٹیننٹ خود خریدنا چاہے اور نوٹس دینا چاہے تو مالک کے لئے یہ گنجائش رکھی گئی تھی کہ وہ (۵) سال تک اوسکو ٹالتا رہے - اس گنجائش کو نکال دیا گیا - اور یہ بھی کیا گیا کہ اگر مالک اراضی کو پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کی جانب سے یہ نوٹس مل جائے کہ وہ خود خریدنا چاہتا ہے تو وہ اسکو پانچ سال تک ٹال نہیں سکے گا بلکہ جلد از جلد تصفیہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ اسکو فروخت کریگا یا ذاتی کشت کے لئے ریزوم (Resume) کریگا - اتنا ہی نہیں بلکہ اوس کا اپنے دل میں ارادہ کرنا کافی نہیں

ہوگا بلکہ یہ شرط عائد کی گئی ہے اوسکو یہ تصفیہ کرنا ہوگا آیا وہ اسکو فروخت کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔ اسکے بعد مینیجمنٹ کی غرض سے ازپشن (Assumption) کرنے کے بارے میں دفعہ (۵۳) میں جس طرح فیملی ہولڈنگ کے لئے ساڑھے چار گنا کی سیلنگ رکھی گئی ہے اویسی طرح برقرار رکھی گئی ہے کوئی ترمیم عمل میں نہیں لائی گئی۔ اس میں سلکٹ کمیٹی نے صرف ایک کلاز (Clause) کا اضافہ کیا۔ یعنی سب کلاز (جی)۔ اور یجنل بل میں اس کے لئے کہیں کوئی کیر پروویژن (clear provision) نہیں بتایا گیا تھا کہ کیا گورنمنٹ سرپلس لینڈ اکوائٹر کر کے لائنڈ لیس پپل (Landless people) میں تقسیم کر سکتی ہے یا نہیں۔ کرنے کی صورت میں کیا معاوضہ دینا چاہئے۔ (Assumption for management) کے لئے پروویژن تھا لیکن (outright acquisition) کے لئے کوئی پروویژن نہیں تھا۔ اس وجہ سے سکشن ۵۳ (جی) کا اضافہ کیا گیا کہ

the Government may acquire the lands, the management of which it can assume under the provisions of section 53 C... as compensation."

گویا خشکی زمینات کے رینٹ کا (۲۰) گنا اور تری زمینات کے رنٹ کا (۱۲) گنا معاوضہ دیکر گورنمنٹ زمین اکوائٹر کر سکتی ہے۔ اسکی بھی صراحت کر دی گئی ہے کہ گورنمنٹ اس معاوضہ کے کمپنیشن میں بانڈز اشیو (Bond Issue) کر سکتی ہے۔ دوسرے اسٹپس میں اس سلسلہ میں پروویژن رکھا گیا ہے چنانچہ اسکی وجہ سے اسکے اپیلیمنٹیشن دقت باقی نہیں رہیگی۔ ہر جگہ پر صرف مینیجمنٹ ازپوم (Assume) کر کے ٹیننٹس کو خریدنے کے لئے موقع دینے کی بجائے گورنمنٹ لیکر اسکو تقسیم کر سکے گی۔ ایسا ایک نیا پروویژن اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ سلکٹ کمیٹی نے جو آخری ترمیم کی وہ مرافعہ اور نگرانی کی حد تک تھی۔ میری ذاتی رائے اس حد تک یہ تھی کہ اس سلسلہ میں اور یجنل بل کا جو کلاز تھا وہ اچھا تھا لیکن سلکٹ کمیٹی نے آرا کے مد نظر یہ طے کیا کہ سررشتہ مال کی پوری کارروائیوں کی جانچ کسی نہ کسی نوٹ پر کسی جودیشیل (Judicial) ٹریبونل میں یا کسی عدالت میں ہونی چاہئے۔ خاص طور پر لائوس (Lawyers) نے اور جن لوگوں کا اس کے متعلق تجربہ تھا انہوں نے اس پر زور دیا کہ اسکی اپیل عدالت میں ہونی چاہئے اور ریویژن کا جو رسڈکشن (jurisdiction) عدالت کو ہونا چاہئے۔ سلکٹ کمیٹی نے مختلف تجاویز پر غور کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ دفعہ (۱۷) کے تحت جو واجبی رینٹ فکس ہوگا یا دفعہ (۳۸) کے تحت زمین کے بارے میں جو قیمت فکس ہوگی اسکی اپیل ڈسٹرکٹ ججس کے پاس رکھی جائے۔

اس قانون میں جو اصول مدون کیا گیا ہے اسکے لحاظ سے اصل اصول کی جانچ کرنے کا ڈسٹرکٹ جج کو اختیار دیا گیا ہے۔ وہ اپیلیٹ پور (Appellate power) کے ذریعہ

ٹریبونل کے مقرر کردہ واجبی رینٹ یا زمین کی قیمت پر مرافعہ کے احکام صادر کر سکتا ہے باقی آرڈرس کی حد تک حق نہیں دیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ ہائیکورٹ کو ریویژنری جو ریسڈکشن (Revisionary Jurisdiction) دیا گیا ہے جیسے کہ ہائیکورٹ کو تمام اختیارات حاصل ہیں۔ ایک تورٹ (Writ) کا اختیار ہے۔ لیکن اسکے علاوہ نگرانی کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ اسلئے کہ جو پروسیجر سیول پروسیجر کوڈ (Civil Procedure Code) میں ہے وہی رکھا گیا ہے۔ ہائیکورٹ اور کسی معاملہ میں دست اندازی نہیں کریگا بلکہ میٹیریل ارریگولاریٹیز (Material irregularities) وغیرہ کی حد تک آخری درجہ ہائیکورٹ کو دیا گیا ہے۔ ان ہی الفاظ کا استعمال وہاں کیا گیا ہے۔ یہ ایک اہم ترمیم ہے باقی اور جگہ لفظی ترمیم ہے اس وجہ سے اس پر غا لباً بحث نہیں کی جائیگی۔ سلکٹ کمیٹی نے جو ترمیمات پیش کی ہیں انکو میں نے خلاصہ کے طور پر ہاؤز کے سامنے رکھا ہے اور امید کرتا ہوں کہ ہاؤز انکو سوکار کریگا۔ اس مسودہ قانون کی مدت بہت ہو گئی ہے۔ قریب قریب سال بھر سے اس پر بحث ہو رہی ہے اگرچہ کہ اسکو ہاؤز میں مارچ ۱۹۵۳ء میں پیش کیا گیا۔ میں ہاؤز کے آنریبل ممبران سے یہ التجا کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی قانون اور خاص طور پر اس قسم کا قانون جسکا ملک کی ۶۸ فیصد آبادی سے تعلق ہو ایک دم سے مکمل قانون نہیں ہو سکتا۔

This law is not the last word on the subject.

اس میں ترمیم ہو سکتی ہے اور ہر نوبت پر ترمیم ہو سکتی ہے۔ لینڈ کمیشن نے اپنا کام شروع کیا تو اسکے نتیجہ کے طور پر ہم نے یہ محسوس کیا کہ جو پراویژنس رکھے گئے ہیں ان سے کوئی کمی زیادتی ہو یا کشتکار کا نقصان ہوتا ہو تو ہم آئندہ کسی نوبت پر بھی اس میں ترمیم کر سکتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کے مدنظر میں ہرزور اپیل کرتا ہوں کہ سلکٹ کمیٹی نے جو ترمیمات پیش کی ہیں انکو قبول کرتے ہوئے اس قانون کو اس سشن میں پاس کر دیا جائے تو ہم کام پر تو لگ جائیں گے۔ آگے دیکھا جائیگا۔

مسٹر اسپیکر۔ اس ڈسکشن کے سلسلہ میں دو چیزیں میں ہاؤز کے سامنے رکھتا چاہتا ہوں۔ جو چیزیں فرسٹ ریڈنگ کے وقت کہی جاسکتی ہیں وہ اس وقت نہیں کہی جاسکتیں۔ اسکے مختلف کلازس پر جو ڈسکشن ہوا ہے یا سلکٹ کمیٹی میں جویاتیں ہوئی ہیں انہیں بھی اس نوبت پر بیان ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ اس بارے میں میں ایک رولنگ پڑھتا ہوں۔

" This clause was debated upon for a long time in the Select Committee" or "that he had agreed to such and such a thing."

اس طرح کوئی بات نہ کہی جائے۔

شرعی بی۔ رام کشن راؤ - میں نے تو کوئی سکریٹ ڈس کلوز (Disclose)
نہیں کیا ہے -

مسٹر اسپیکر - اگر ایسا ہوتا تو میں آپکو اسی وقت روک دیتا - یہ نہ کہا
جائے کہ سلکٹ کمیٹی میں فلاں چیز ہوئی تھی اور فلاں چیز نہیں ہوئی - اس وقت فلاں
ممبر نے یہ چیز تسلیم کی تھی اور اب نہیں کر رہے ہیں - میں نے ایک دو رولنگس
اس بارے میں آپ کو بتا دیئے ہیں -

*The House then adjourned till Nine of the Clock on Tuesday
the 29th September, 1953.*
